باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

23 رجب المرجب 1444ھ | مطابق 15 فروری 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۴۰) | صفحات: (۸)

ممبئی اور دہلی میں بی بی سی کے دفاتر پر انکم ٹیکس کی چھاپے ماری

دفتر میں موجود عملے کے موبائل فون ضبط، حال ہی میں بی بی سی نے گجرات فسادات پر مبنی دستاویزی فلم ریلیز کر کے ہلچل مچادی تھی

ہم اڈانی معاملے پر جے پی سی کا مطالبہ کررہے ہیں اور حکومت بی بی سی کے پیچھے پڑی ہوئی ہے، اپوزیشن کا بردست ردعمل

نئی دہلی: 14 /فروری (ذرائع) قومی دارالحکومت دہلی کے علاقہ کے جی مارگ میں واقع بی بی سی آفس پر محکمہ انکم ٹیکس نے چھاپہ مارا ہے۔ محکمہ انکم ٹیکس کے 15 اہلکاروں کی ایک ٹیم نے منگل کو دہلی اور ممبئی میں بی بی سی کے دفاتر میں سروے آپریشن کیا۔ ذرائع نے بتایا کہ بی بی سی کے دفاتر کی تلاشی کا تعلق بین الاقوامی ٹیکسیشن اور ٹرانسفر پرائسنگ میں بے ضابطگیوں کے الزامات سے متعلق ہے۔ حکام نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ محکمہ کمپنی کے کاروباری آپریشنز اور اس کے بھارتی برانچ سے متعلق دستاویزات کو دیکھ رہا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ملازمین کے موبائل فون ضبط کر لیے گئے اور انہیں گھر جانے کو کہا گیا جب کہ بی بی سی کے دہلی دفتر میں دوپہر کی شفٹ میں کام کرنے والوں کو گھر سے کام کرنے کو کہا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ اردو سروس سے وابسطہ دو افراد، محکمہ خزانہ کے افسران کے ساتھ دفتر کے احاطے میں موجود تھے۔ بی بی سی کے ممبئی میں دو دفاتر ہیں۔ ایک بی کے سی میں اور دوسرا کھار میں۔ انکم ٹیکس افسران بی کے سی آفس پہنچ گئے ہیں۔ ملازمین کو گھر جانے کو کہا گیا ہے۔ دہلی میں بی بی سی کا دفتر عمارت کی 5 ویں، 6 ویں اور 11 ویں منزل پر ہے، جس کی تینوں منزلوں پر تقریباً 15-20 آئی ٹی افسران موجود ہیں۔ دفتر کے باہر دہلی پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ یہ تلاشیاں بی بی سی کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی پر ایک دستاویزی فلم -'انڈیا: دی مودی کیوچن جاری کرنے کے چند ہفتوں بعد سامنے آئی ہیں، جس نے ایک تنازعہ کھڑا کر دیا تھا۔ اس درمیان برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) کے دہلی اور ممبئی کے دفاتر میں جاری انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے چھاپے کے درمیان، نیوز میڈیا کمپنی نے کہا کہ وہ مکمل تعاون کر رہی ہے اور امید ہے کہ صورتحال جلد سے جلد حل ہو جائے گی۔ بی بی سی نیوز پریس ٹیم کی جانب سے اپنے ٹوئٹر ہینڈل پر جاری کردہ ایک مختصر بیان میں کہا گیا ہے کہ انکم ٹیکس حکام اس وقت نئی دہلی اور ممبئی میں بی بی سی کے دفاتر میں ہیں اور ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس صورتحال کو جلد از جلد حل کرلیا جائے گا"۔ اہم بات یہ ہے کہ محکمہ انکم ٹیکس کے 39 لوگ بی بی سی کے دفاتر میں سروے کر رہے ہیں۔ بی بی سی کا دفتر کستوربا گاندھی مارگ میں ہندوستان ٹائمز کی عمارت کی چھٹی منزل پر ہے۔ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ صرف مینلی ممبئی آفس سے کام کرتا ہے۔ ممبئی میں محکمہ انکم ٹیکس کے سروے میں 15 افسران ہیں۔ ساتھ ہی دہلی میں بی بی سی کے دفتر میں 24 آئی ٹی والوں کی ٹیم موجود ہے۔ کل چار ٹیمیں ہیں، جن میں ایک ٹیم میں 6 آئی ٹی لوگ شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ برطانوی نشریاتی ادارے کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں ایک متنازعہ دستاویزی فلم جاری کرنے کے چند ہفتوں بعد محکمہ انکم ٹیکس کے حکام نے منگل کو نئی دہلی میں بی بی سی کے دفاتر پر چھاپے مارے۔ 2002 کے گجرات فسادات پر بی بی سی کی دستاویزی فلم" انڈیا: دی مودی کوئیسچن" کے ٹیلی کاسٹ سے متعلق حالیہ تنازعہ کے تناظر میں ان چھاپوں کو دیکھا جا رہا ہے۔ حکومت ہند نے اس سے قبل گزشتہ ماہ جاری ہونے والی بی بی سی کی ایک دستاویزی فلم کو بلاک کر دیا تھا جس میں 2002 کے مسلم کش فسادات میں وزیر اعظم نریندر مودی کے کردار کا جائزہ لیا گیا تھا۔ نئی دہلی: وزیر اعظم مودی اور گجرات فسادات پر دستاویزی فلم بنا کر سرخیوں میں آنے والی بی بی سی کے دہلی اور ممبئی دفاتر پر محکمہ انکم ٹیکس نے چھاپے مارے ہیں۔ نیوز ایجنسی اے این آئی نے اطلاع دی ہے کہ آئی ٹی حکام نے دہلی اور ممبئی میں برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) کے دفاتر پر چھاپے مارے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ملازمین کے فون ضبط کر لیے گئے ہیں اور انہیں دفتر چھوڑ کر جلد گھر جانے کو بھی کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی ملازمین کو گھر سے کام کرنے کو کہا گیا ہے۔ بی بی سی کے دفتر پر چھاپے کو لے کر اپوزیشن نے مودی حکومت پر حملہ کیا ہے۔ کانگریس نے کہا "بی بی سی کی پہلی دستاویزی فلم آئی، اس پر پابندی لگا دی گئی۔ اب آئی ٹی نے بی بی سی پر چھاپہ مارا ہے۔ یہ غیر اعلانیہ ایمرجنسی ہے۔" کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے بی بی سی کے دفتر میں آئی ٹی چھاپے پر مرکز پر حملہ کرتے ہوئے کہا "یہاں ہم اڈانی معاملے پر جے پی سی کا مطالبہ کر رہے ہیں اور حکومت بی بی سی کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ برا وقت آتا ہے تو عقل کام کرنا بند کر دیتی ہے۔"

عبداللہ اعظم کی اسمبلی رکنیت خطرے میں

مراد آباد: 14 فروری (ایجنسیز) ڈیڑھ دہائی پرانے معاملے میں ضمانت پر رہا ہونے کے بعد بھی سماج وادی پارٹی (ایس پی) لیڈر عبداللہ اعظم کی ایک بار پھر اسمبلی رکنیت پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے ہیں۔ مراد آباد کی اسپیشل عدالت نے پیر کو رامپور کے ایم ایل اے عبداللہ اعظم اور ان کے والد و ایس پی کے سینئر رہنما محمد اعظم خان کو ڈیڑھ دہائی پرانے چھجلوٹ معاملے میں دو سال کی سزا سنائی ہے۔ ایم پی۔ ایم ایل اے اسپیشل کورٹ کی مجسٹریٹ اسمتا گوسوامی نے یہ سزا سنائی ہے۔ عدالت سے خاطی قرار دیئے جانے کے بعد یہ دوسرا موقع ہوگا جب سوار (رامپور) اسمبلی سیٹ سے ایم ایل اے عبداللہ اعظم کو اسمبلی کی رکنیت گنوانی پڑے گی۔ اس سے پہلے سال 2017 میں فرضی دستاویز بنوانے کے معاملے میں عدالت کے ذریعہ عبداللہ اعظم کو دو سال کی سزا سنائی تھی۔ جس کے بعد ان کی رکنیت منسوخ ہوگئی تھی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس ضمن میں ڈی ایم کی جانب سے الیکشن کمیشن کو رپورٹ بھیجی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق کسی بھی عوامی نمائندے کو کسی بھی مقدمے میں دو سال یا اس سے زیادہ کی سزا ملنے پر اسمبلی یا لوک سبھا کی رکنیت منسوخ کردی جاتی ہے۔ ایسے میں ایم پی۔ ایم ایل اے اسپیشل کورٹ کے ذریعہ عبداللہ اعظم کو دو سال کی سزا سنائے جانے کے بعد ان کی اسمبلی رکنیت بھی منسوخ ہوجائے گی۔ اکتوبر 2022 میں ایس پی لیڈر اعظم خان کو نفرت انگیز تقریر کرنے کے معاملے میں رامپور عدالت کے ذریعہ خاطی قرار دیا گیا تھا۔ جس میں عدالت نے اعظم خان کو تین سال کی قید اور چھ ہزار روپئے مالی جرمانے کی سزا سنائی تھی۔ اس معاملے میں بھی اعظم خان کو ضمانت مل گئی تھی۔ اب مراد آباد کی عدالت نے اعظم کو 15 سال پرانے معاملے میں دو سال کی سزا سنائی ہے۔ اس معاملے میں اعظم کے ساتھ ان کے بیٹے کو بھی سزا سنائی گئی ہے۔ دفاعی فریق کے وکیل شہنو اس سبطین نے بتایا کہ موکلوں کو خاطی ٹھہرائے جانے کے بعد عدالت میں ضمانت کے لئے عرضی دی گئی تھی۔ قانونی تجاویز کے تحت اعظم خان اور عبداللہ اعظم کو عدالت کے ذریعہ ضمانت پر فوراً رہا کر دیا گیا۔

ہندوستان دوست ممالک کے ساتھ دفاع اور سلامتی پر مبنی معاملات پر شامل ہونا چاہتا ہے: راجناتھ

بنگلورو، 14 فروری (ایجنسیز) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ ہندوستان محض ایک 'اسمبلی ورکشاپ' کے طور پر نہیں بلکہ 'میک ان انڈیا' اور 'میک فار دی ورلڈ' کے تحت مہارت اور صلاحیتوں کو مشترک کرنے کی سمت دفاع اور سلامتی پر مبنی معاملات پر دوست ممالک کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے۔ مسٹر سنگھ نے یہاں ایرو انڈیا 2023 کے ایک حصے کے طور پر منعقدہ میٹنگ میں مقامی اور عالمی اوریجنل ایکوپمنٹ مینوفیکچررز (او ای ایم) کے 70 سے زیادہ چیف ایگزیکٹو آفیسرز (سی ای اوز) سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے مشترکہ عالمی امن اور خوشحالی کو حاصل کرنے کے مجموعی مقصد کے ساتھ دفاع میں مکمل 'خود انحصاری' حاصل کرنے کے لیے ملک کے اندر اہم ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتے ہوئے جدید ترین مصنوعات کے ڈیزائن، فروغ دینے اور تیار کرنے کی حکومت کی کوششوں کی حمایت کے لیے ہندوستان اور عالمی صنعت کے رہنماؤں سے ملاقات کی۔ انہوں نے صنعتکاروں کو یقین دلایا کہ حکومت نئے خیالات کا خیر مقدم کرتی ہے اور دفاعی پیداوار کے شعبے میں نجی شعبے کے شراکت داروں کی توانائی، کاروباری جذبے اور صلاحیت کو مکمل طور پر بروئے کار لانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے رکاوٹوں کو دور کرنے اور کاروبار کو سہولت فراہم کرنے میں حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون اور حمایت کی بھی یقین دہانی کرائی۔

دہلی القاعدہ مقدمہ: ممنوعہ دہشت گرد تنظیم القاعدہ سے تعلق ثابت نہیں ہوسکا

غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں 7.5 سال کی سزا، فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا: گلزار اعظمی

نئی دہلی 14 / فروری (پریس نوٹ) ممنوعہ دہشت گرد تنظیم القاعدہ سے تعلق رکھنے کے مبینہ الزامات کے تحت گرفتار دارالعلوم دیوبند کے فارغ مولانا عبدالرحمن (کٹکی) عبدالسمیع، محمد آصف اور ظفر مسعود کے مقدمہ میں آج خصوصی عدالت نے فیصلہ سنا دیا، ایک جانب جہاں عدالت نے ممنوع دہشت گرد تنظیم القاعدہ سے تعلق رکھنے کے الزامات سے ملزمین کو بری کردیا وہیں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات ثابت ہونے پر ملزمین کو ساڑھے سات سال کی سزا سنائی، عدالت نے ملزمین پر فی کس پچاس ہزار روپئے جرمانہ بھی عائد کیا، جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تین مہینوں کی سزا کا بھی حکم جاری کیا، ملزمین تقریباً سات سالوں سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ہیں۔ یہ اطلاع آج ملزمین کو قانونی امداد فراہم کرنے والی تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کے سربراہ گلزار اعظمی نے دی۔ گلزار اعظمی نے مزید کہا کہ ایڈیشنل سیشن جج پٹیالہ ہاؤس کورٹ سنجے کھانگوال نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ ملزمین پر القاعدہ تنظیم سے تعلق رکھنے کا الزام ثابت نہیں ہوا لیکن ملزمین کو یو اے پی اے کی دفعات 18 اور B-18 یعنی کے مجرمانہ سازش اور سازش میں شامل ہونے کے لئے لوگوں کو اکسانے کے لیئے قصوروار پایا گیا ہے۔ وکیل استغاثہ نے عدالت سے ملزمین کو عمر قید کی سزا دیئے جانے کی گذارش کی تھی جس کی دفاعی وکیل صارم نوید نے سخت لفظوں میں مخالفت کی اور عدالت کو بتایا کہ حالانکہ متذکرہ دفعات کے تحت ملزمین کو عمر قید تک کی سزا دی جاسکتی ہے لیکن یہ مقدمہ ایسا نہیں ہے کہ اس میں عمر قید کی سزا دی جائے۔ ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو بتایا کہ ملزمین پر القاعدہ کے رکن ہونے کا الزام ثابت نہیں ہوسکا ہے اور عدالت نے کمزور ثبوت وشواہد کی بنیاد پر ملزمین کو قصوروار پایا ہے لہذا عدالت کو ملزمین کے ساتھ رعایت کرنا چاہیئے۔ ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزمین ماضی میں کبھی بھی کسی طرح کے جرائم میں ملوث نہیں تھے، ملزمین کا تعلق مہذب گھرانے سے ہے اور سماج میں ان کی قدرومنزلت ہے لہذا ملزمین کو کم سے کم سزا دی جائے۔ ایڈیشنل سیشن جج پٹیالہ ہاؤس کورٹ سنجے کھانگوال نے صارم نوید کے دلائل کی سماعت کے بعد ملزمین کو ساڑھے سات سال کی سزا اور پچاس ہزار روپئے جرمانہ ادا کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ آج کے عدالتی فیصلہ پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے گلزار اعظمی نے کہا کہ حالانکہ انہیں امید تھی کہ نچلی عدالت ملزمین کو بری کریگی کیونکہ استغاثہ ملزمین کے خلاف پختہ ثبوت پیش نہیں کرسکا تھا، اور استغاثہ کی کمزوری کا ہی نتیجہ ہے کہ عدالت نے ملزمین کو ممنوع دہشت گرد تنظیم القاعدہ کے رکن ہونے کے سنگین الزامات سے بری کردیا۔ گلزار اعظمی نے کہا کہ وہ عدالت کے فیصلہ کا احترام کرتے ہیں اور قانون میں دی گئی مراعات کے تحت نچلی عدالت کے فیصلے خلاف وکیلوں سے صلاح ومشورہ کرنے بعد دہلی ہائی کورٹ سے رجوع ہونگے۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 | 9959279301 | asrehazir@gmail.com

فرمانِ الٰہی

اور جو اس (وحی) پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی اور آخرت پر وہ مکمل یقین رکھتے ہیں ۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی طرف سے صحیح راستے پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں ۔

(سورۃ البقرۃ: ۴ ـ ۵)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 23رجب المرجب 1444ھ
بہ مطابق 15رفروری 2023ء بہ روزِ چہارشنبہ

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:42	12:40	4:41	6:23	7:31
انتہا	6:37	4:39	6:22	7:30	5:20

اشراق	6:57	زوال	12:30
ختم سحر	5:31	افطار	6:26

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal | www.asrehazir.com | 9908079301 | 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کشت وخون کے زمانے میں عبادت میں مشغول ہو جانا ایسا ہے جیسا کہ ہجرت کر کے میری طرف آجانا۔

(صحیح مسلم)

asrehazirportal | www.asrehazir.com | 9908079301 | 9959279301

خوفناک بیماریوں اور رحم کے کینسر سے بچنے کیلئے ختنہ کا عمل ضروری

امریکی سائنسدانوں کی تحقیقات کے باوجود ختنہ کے رواج کو ختم کرنے کا مطالبہ معنی خیز۔ مجلس تعمیر ملت کا ردعمل

حیدرآباد ۔ 14رفروری (پریس نوٹ) کل ہند مجلس تعمیر ملت کی جانب سے ختنہ کے رواج کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نان ریلیجیس سٹیزن (NRC) نامی تنظیم کی جانب سے کیرالا ہائی کورٹ میں دائر کی گئی عرضی کی سخت مذمت کی گئی اور کہا گیا ہے کہ مسلمان مذہبی احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے صدیوں سے بچوں کی ختنہ کروا رہے ہیں لیکن مغربی ممالک نے صدیوں تک اس عمل سے انکار کرنے کے بعد اب بالآخر جدید سائنس کی تحقیقات سامنے آنے کے بعد ختنہ کی اہمیت ماننے پر مجبور ہوگئے۔طویل ترین تحقیقات مکمل ہونے کے بعد اچانک مغربی سائنسدانوں کو ختنہ کی اہمیت کا اس قدر احساس ہوا کہ امریکہ کے صف اول کے ادارہ برائے صحت سنٹر فار ڈیسیس کنٹرول اینڈ پریونشن (CDCP) نے جاری کردہ احکامات کے مسودہ میں ہر لڑکے کیلئے ختنہ کو لازمی قرار دینے کی تجویز پیش کی۔مذکورہ ادارہ کے مطابق ختنہ بچوں کو پیشاب کی نالی کے انفیکشن، جنسی بیماریوں اور پائینیل کینسر کے خطرات سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور اسی ادارہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ ختنہ نہ کرنے کی صورت میں ختنہ میں کاٹی جانے والی چمڑی میں جمع شدہ بیکٹیریا و دیگر جراثیم بیماریوں کا باعث بنتے ہیں جبکہ بعض اوقات اس جلد میں زخم بھی بن جاتے ہیں جن کے ذریعہ خطرناک جراثیم جسم کے اندر داخل ہوجاتے ہیں اور خوفناک بیماریوں کا سبب بننے کا اندیشہ رہتا ہے ۔اس ادارہ نے ایک اہم بات یہ بھی بتائی کہ جن مردوں کی ختنہ نہیں ہوتی ان کی چمڑی میں موجود جراثیم ان کی شریک حیات میں منتقل ہوجاتے ہیں جس کے سبب ان میں رحم کا کینسر ہوسکتا ہے ۔متعدد اعتراضات اور بعض حلقوں کی طرف سے مخالفت کے باوجود CDCP کی جانب سے بتائے گئے ختنہ کے فوائد سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔تعمیر ملت نے کہا کہ امریکی سائنسدانوں کی تحقیقات کے باوجود مسلمانوں میں ختنہ کو بچوں کے غیر طبی و غیر قانونی اور ناقابل ضمانت جرم قرار دیتے اس رواج کو ختم کرنے کا مطالبہ معنی خیز ہے جس میں ختنہ کے رواج کو روکنے کے لئے قانون سازی پر غور کرنے کی مرکزی حکومت کو ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا اور الزام عائد کیا گیا ہے کہ ختنہ بچوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے جس سے صحت کے بہت سے مسائل پیدا ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔

حضرت معاویہؓ صحابیِ رسولؐ، کاتبِ وحی، مدبر سیاست دان تھے: مولانا محمد زعیم الدین حسامی

حیدرآباد: 14رفروری (پریس نوٹ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہیکہ میرے صحابہؓ ستاروں کے مانند ہیں تم اُن میں سے جس کسی کی اقتدا کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے ۔اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہیکہ میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے پہاڑ برابر سونا بھی خیرات کرے تو وہ اُن کے (یعنی صحابہ کرامؓ کے) دیئے ہوئے ایک مُد یا نصف کے برابر بھی نہیں ہے (بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، مسند احمد)۔ان خیالات کا اظہار معتمد سراج العلماء اکیڈمی مولانا محمد زعیم الدین حسامی نے مسجد قباء، مہدی پٹنم میں بموقع وصال 22 رجب المرجب سیدنا امیر معاویہؓ بن ابوسفیانؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کیا۔مولانا حسامی نے کہا کہ سیدنا معاویہؓ خود صحابیِ رسولؐ ہیں اور آپؓ کے والد ماجد سیدنا ابوسفیانؓ بھی صحابیِ رسولؐ ہیں ۔دونوں حضرات نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارکہ پر اسلام قبول فرمایا۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امیر، معاویہؓ کے حق میں یہ دُعا فرمائی ہیکہ اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادیجئے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دیجئے (جامع ترمذی)۔مولانا حسامی نے کہا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جلیل القدر صحابیِ رسولؐ، محدث، فقیہ عصر، مدبر سیاست دان، بہترین منتظم ذی وقار و ذی وجاہت اور کاتبِ وحیِ قرآن ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے برادرِ نسبتی ہیں ۔مولانا حسامی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے ۔چنانچہ بقول سیدنا ابن عباسؓ کے سیدنا معاویہؓ فقیہ ہیں (بخاری شریف)۔آپؓ کو فاتح شام و روم و فارس اور خلیفہ ششم اور امیر المومنین جیسے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے ۔چنانچہ آپؓ نے خلفاء راشدینؓ کے دورِ خلافت میں بیس سال گورنر کی حیثیت سے دین اسلام کی نمایاں خدمت انجام دی ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہیکہ میری بات لوگوں تک پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے سیدنا امیر معاویہؓ کو دین اسلام کی یہ خدمت کا بھی موقع عطا فرمایا۔چنانچہ آپؓ سے تقریباً ایک سو ترسیٹھ احادیث مروی ہیں ۔جنھیں بعد میں اکابرِ صحابہؓ جیسے ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ، ابوالدرداؓ نے روایات کیا ہے ۔مولانا حسامی نے کہا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرامؓ کو ایمان میں سچا، ہدایت یافتہ، کامیاب، فلاح پانے والے، مغفرت واجرِ عظیم پانے والے، جنتی، آپس میں بہت مہربان، کثرت سے رکوع وسجود کرنے والے، اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرنے والے اور متقی کہا ہے ۔

پروفیسر ابن کنول، امجد اسلام امجد اور ضیا محی الدین کے سانحۂ ارتحال پر مولانا آزاد اردو یونیورسٹی میں تعزیتی نشست کا انعقاد

حیدرآباد، 14 فروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ اردو کی جانب سے معروف افسانہ نگار، نقاد اور سابق صدر شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی پروفیسر ابن کنول، ممتاز اینکر اور تھیئٹر شخصیت جناب ضیاء محی الدین اور مشہور شاعر و ڈراما نگار جناب امجد اسلام امجد کے سانحۂ ارتحال پر آج ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ پروفیسر شمس

الہدیٰ دریابادی، صدر شعبۂ اردو نے اپنے صدارتی خطاب میں تمام مرحومین کے کارہائے نمایاں پر جامع انداز میں روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ ضیا محی الدین نے ایک طویل عمر پائی اور اپنی صفات اور کمالات کے ذریعے ادب وفن میں بلند و بالا مقام حاصل کیا۔ متون کی قرات میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ امجد اسلام امجد عصر حاضر کے چند نمائندہ شاعروں میں سے تھے۔ ان کے اشعار کی دھوم پوری اردو دنیا میں تھی۔ پروفیسر ابن کنول ہمارے عہد کے ایک اہم افسانہ نگار، خاکہ نگار اور نقاد تھے۔ وہ ایک نہایت زندہ دل اور خوش اخلاق انسان تھے۔ جلسے میں پروفیسر مسرت جہاں، ڈاکٹر فیروز عالم، ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، ڈاکٹر احمد خاں، ڈاکٹر محمد اختر، ڈاکٹر کہکشاں لطیف، ڈاکٹر محمد اکبر اور ڈاکٹر جابر حمزہ نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ آخر میں پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی نے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اس موقعے پر شعبے کے تمام ریسرچ اسکالرز اور طلباء و طالبات موجود تھے۔ ناظم اجلاس ڈاکٹر ابو شہیم خاں نے پروفیسر ابن کنول کی شخصیت اور کارناموں کا احاطہ کیا۔ صنوبر ریاض کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے نشست کا آغاز ہوا۔

دارالعلوم عبداللہ بن مسعودؓ آصف آباد کے زیر اہتمام کل ہند نعتیہ مشاعرہ و معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کانفرنس

آصف آباد: 14 فروری (اسٹاف رپورٹر/عصر حاضر نیوز) مولانا سید ہارون رشید قاسمی ناظم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جھری منڈل کیرامیری ضلع کمرم بھیم آصف آباد کی اطلاع کے بموجب آج ایک عظیم الشان کل ہند نعتیہ مشاعرہ و محفل حمد ونعت مدح صحابہ 15 فروری بروز چہارشنبہ بعد نماز عشاء احاطئے دارالعلوم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منعقد کیا جارہا ہے جس میں زیر صدارت ومہمان خصوصی ہماری تلنگانہ ریاست کے معروف ومشہور مایہ ناز عالم دین مولانا محمد مصدق القاسمی صدر سٹی جمعیۃ علماء گریٹر حیدرآباد، زیر سرپرستی ضلع کے بزرگ عالم دین مولانا محمد محسن مظاہری ناظم مدرسہ بیت العلوم کاغذ نگر، ناظم جلسہ مولانا مفتی الیاس احمد قاسمی نرمل جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع نرمل، زیر حمایت علاقے کے بے باک متحرک حافظ سید منیر احمد اشاعتی جینور جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع آصف آباد، زیر نگرانی مولانا سید ہارون رشید قاسمی ناظم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھری و حافظ میر طاہر علی ہاشمی فلاحی امام وخطیب مسجد عثمانیہ آصف آباد کے علاوہ مہمان شعراء کرام بلبل دکن حافظ وقاری علیم الدین واحد حیدرآباد، شاعر باوقار ماسٹر ندیم ابن نعیم مالیگاؤں مہاراشٹرا، بلبل ہند مشہور ومعروف شاعر حافظ زاہد جہانا گنجوی اعظم گڈھ یوپی، شہنشاہ ترنم مولانا مفتی طارق جمیل قنوج یوپی، شاعر اسلام عبدل الغفار غازی واشم مہاراشٹرا، شاعر خوش نوا حافظ دانش خوش حال جھارکھنڈ، علاقے کے ممتاز شاعر مفتی سردار رحمانی قاسمی عادل آباد کے علاوہ دیگر علماء کرام اپنے قیمتی بیانات اور شعراء حضرات مداح رسول پیش کرینگے ۔عوام الناس اس کل ہند نعتیہ مشاعرہ و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔مولانا سید ہارون رشید قاسمی نے عوام الناس کو کثیر تعداد میں شرکت کی درخواست کی ۔

معصوم بچے کے دل کے آپریشن کیلئے مدد کی اپیل

حیدرآباد (راست) بنڈلہ گوڑہ کے رہنے والے معصوم ایک 8 آٹھ سالہ بچے عفان ولد ضمیر کی صحت انتہائی خراب ہے۔معصوم آٹھ سالہ بچہ ریمبو ہاسپٹل بنجارہ ہلز میں صحت کی بہت ہی نازک صورتحال سے گذر رہا ہے۔ اس کے دل میں سوراخ ہونے کے سبب دن بہ دن حالت خراب ہوتی جارہی ہے اور ڈاکٹرس نے فوری عفان کی سرجری کی بات کہی ہے۔لڑکے کے والد بنڈلہ گوڑہ ایک اپارٹمنٹ میں واچ میان ہیں جو بہت ہی غریب ہیں اور وہ اس معصوم بچہ کے آپریشن کرانے سے قاصر ہیں۔اہل خیر اور درمند حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس معصوم بچہ کی جان بچانے کیلئے اپنی جانب سے جتنا ہوسکتا ہے تعاون فرمائے تا کہ جلد سے جلد سرجری ہوسکے اور معصوم کی جان بچ سکے۔تفصیلات کے لئے فون نمبر: 9130324429 پر یا 18-13-8/A/397، نزد ٹائی ٹن پلازہ فنکشن ہال، بنڈلہ گوڑہ راست پہنچ کر والد سے ملاقات کی جاسکتی ہے۔ اہل خیر حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔Google, Phone Pay,UPI Paytym,Pay : 9130324429 ۔بینک تفصیلات : Account No، Zameer Khan: 110059641116، IFSC Code : CNRB0013058, Jahanuma Branch

سرسلہ کے موضع کتاپلی میں ضلعی اجتماع کو کامیاب بنانے کی اپیل

کاماریڈی: (پریس نوٹ) حافظ سرتاج امام مسجد حلیمہ دومکنڈہ کی اطلاع کے مطابق جمعیۃ علماء ہند ضلع سرسلہ و انتظامی کمیٹی جامع مسجد کتاپلی کے زیر اہتمام منعقدہ ضلعی اجتماع جس کی صدارت حضرت حافظ محمد فہیم الدین منیری صاحب دامت برکاتہم (نائب صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا) فرمائیں گے، تفصیلات کے مطابق بتاریخ 15 فروری 2023ء بروز بدھ صبح 10 تا ظہر بمقام جامع مسجد کتاپلی منڈل گمبھیراؤ پیٹ انشاء اللہ عظیم الشان پیمانے پر ضلعی اجتماع بنام اصلاح معاشرہ منعقد ہورہا ہے، جس میں صوبہ کے مایہ ناز علماء کرام بالخصوص حضرت مولانا مفتی محمود زبیر صاحب دامت برکاتہم (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء صوبہ تلنگانہ وآندھرا) وحضرت مولانا فصیح الدین ندوی صاحب دامت برکاتہم (ناظم اصلاح معاشرہ کمیٹی تلنگانہ وآندھرا وصدر سٹی جمعیۃ علماء گریٹر حیدرآباد) حضرت مولانا مفتی محمد خواجہ شریف صاحب مظاہری مدظلہ (صدر جمعیۃ علماء ضلع میدک) حضرت مولانا مفتی عمران خان صاحب قاسمی مدظلہ (صدر سٹی جمعیۃ علماء کاماریڈی ورکن اصلاح معاشرہ کمیٹی تلنگانہ وآندھرا) و دیگر علماء کرام شرکت فرما کر بصیرت افروز خطاب فرمائیں گے، نیز بحیثیت مدعوئین خصوصی جناب الحاج سید عظمت علی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع کاماریڈی) شرکت فرمائیں گے۔ دومکنڈہ منڈل کے موضع متیم پیٹ کے ایک اجلاس میں آرگنائزر اجلاس قاری مجاہد صاحب پہنچ کر دومکنڈہ منڈل کے علماء ائمہ ومتیم پیٹ کے ذمہ داران کی موجودگی میں پروگرام کی دعوت دی نیز الحاج میر فاروق علی خازن جمعیۃ علماء کاماریڈی نے اس ہونے والے اجلاس میں جوق درجوق شرکت کی پرخلوص گزارش کی ہے۔

بی آر ایس، بی جے پی حکومتوں کے خلاف اقتدار مخالف لہر چل رہی ہے

آئندہ اسمبلی انتخابات میں کانگریس دوبارہ اقتدار حاصل کرے گی'ہاتھ سے ہاتھ جوڑو یاترا مہم سے محمد علی شبیر کا خطاب

کاماریڈی، 14 فروری (پریس نوٹ) سابق وزیر اور تلنگانہ قانون ساز کونسل میں اپوزیشن کے سابق لیڈر محمد علی شبیر نے منگل کو دعویٰ کیا کہ لوگوں میں بی آر ایس اور بی جے پی حکومتوں کے خلاف اقتدار مخالف لہر پھیل رہی ہے اور یہ کانگریس پارٹی کو اگلے اسمبلی انتخابات میں اقتدار میں واپس لائے گی۔ وہ آج کاماریڈی کے کئی علاقوں میں 'ہاتھ سے ہاتھ جوڑو مہم میں حصہ لینے کے بعد کانگریس کے ضلع ہیڈکوارٹر پر میڈیا سے بات کر رہے تھے۔ ٹی پی سی سی مہیلا کانگریس کی صدر سنیتا راؤ اور کئی سینئر قائدین نے بھی پدایاترا میں شرکت کی۔ شبیر علی نے کہا کہ 'ہاتھ سے ہاتھ جوڑو مہم کو ریاست تلنگانہ میں زبردست ردعمل مل رہا ہے۔

"ہاتھ سے ہاتھ جوڑو" مہم کا بنیادی مقصد کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی طرف سے دیے گئے اتحاد اور بھائی چارے کے پیغام کو اپنی بھارت جوڑو یاترا کے ذریعے پہنچانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم نے گھر گھر پدایاترا کے دوران لوگوں سے ملاقاتیں شروع کیں اور بات چیت کی، ہم نے دیکھا کہ ان کے درمیان ایک بہت بڑی مخالف حکومت کی لہر چل رہی ہے۔ وہ بی آر ایس اور بی جے پی دونوں حکومتوں کی کارکردگی سے خوش نہیں ہیں"۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ بی آر ایس حکومت تلنگانہ کے عوام کی امنگوں کو پورا کرنے میں پوری طرح ناکام رہی ہے۔" کے سی آر نے 2018 کے انتخابات میں وعدہ کیا تھا کہ ان کی حکومت تمام بے روزگار نوجوانوں کو ماہانہ 3016 روپے بے روزگاری الاؤنس دے گی۔ انہوں نے اس وعدے کو پورا نہیں کیا اور آج وہ درخواستیں طلب کرنے سے بھی ڈرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کم از کم 25-30 لاکھ بے روزگار نوجوان نوکری پیدا کرنے کے اپنے دعووں کو بے نقاب کرتے ہوئے درخواست دیں گے"۔ شبیر علی نے کہا کہ غریبوں کے لیے تقریباً 23 لاکھ ہاؤسنگ یونٹس کی ضرورت کے مقابلے میں، بی آر ایس حکومت نے ایک لاکھ ڈبل بیڈ روم والے گھر بھی استفادہ کنندگان کے حوالے نہیں کیے ہیں۔ صحت اور تعلیم پر تلنگانہ کا خرچ انتہائی کم تھا حالانکہ بی آر ایس حکومت 'بستی دواخانوں کے ارد گرد ہپ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس حکومت نے کچھ نیا شروع نہیں کیا بلکہ صرف سابقہ کانگریس حکومتوں کے قائم کردہ پرائم ہیلتھ سنٹرز کا نام تبدیل کیا ہے۔ پینے کے پانی کی اسکیم کے لیے بھی یہی حکمت عملی اپنائی گئی۔ تشکیل کے وقت تلنگانہ کے 90٪ سے زیادہ علاقوں کو نلکوں کے ذریعے پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل تھی۔ تاہم، بی آر ایس حکومت نے پچھلی کانگریس حکومتوں کے ذریعہ تعمیر کردہ ٹینکوں اور آبی ذخائر پر ایک نیا پینٹ لگایا اور انہیں 'مشن بھگیرتھا کا نام دیا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ لوگوں کو احساس ہو گیا ہے کہ بی آر ایس اور بی جے پی دونوں ہی انہیں جھوٹے وعدوں، جھوٹے دعووں اور گمراہ کن نعروں سے دھوکہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور سی ایم کے سی آر نے بھاری قرض لے کر آنے والی نسلوں کے امکانات کو برباد کر دیا ہے۔ جبکہ مودی سرکار نے کروڑوں روپے سے زیادہ کا قرض لیا۔ 80 لاکھ کروڑ، کے سی آر حکومت نے تلنگانہ کو گزشتہ آٹھ سالوں میں 5 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے قرضوں میں دھکیل دیا۔ مزید، انہوں نے کہا کہ پی ایم مودی اور سی ایم کے سی آر دونوں نے ان قرضوں کو' آمدنی کے طور پر ظاہر کیا تا کہ ترقی کے بڑھے ہوئے اعداد و شمار ظاہر ہوں۔" جیسا کہ راہل گاندھی جی نے اشارہ کیا، بی جے پی حکومت نے 'ہم دو (پی ایم مودی - امیت شاہ) نے 'ہمارے دو (اڈانی اور امبانی) کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ملک کے وسائل کو چند صنعت کاروں کے ہاتھ میں دینے میں مدد کی۔ کے سی آر خاندان اور ان کے قریبی ساتھیوں کے لیے، تلنگانہ کی تشکیل کے بعد سماج کے کسی بھی طبقے کو فائدہ نہیں پہنچا" ہماری بات چیت کے دوران، ہم نے پایا کہ لوگ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیروزگاری سے بی آر ایس اور بی جے پی سے ناراض ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کھانا پکانے کی گیس اور ضروری اشیاء کی قیمتوں میں کمی کی جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ملازمتیں، رہائش، صحت کی سہولیات اور دیگر سہولیات تک رسائی ہو۔ انہیں پی ایم مودی یا سی ایم کے سی آر کی بیان بازی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ شبیر علی نے کہا کہ 'ہاتھ سے ہاتھ جوڑو مہم نے کانگریس لیڈروں اور کارکنوں کو لوگوں کی فوری ضرورتوں کو سمجھنے کے قابل بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس پارٹی اگلے انتخابات میں اقتدار میں آتی ہے تو وہ 5 روپے میں کھانا پکانے والا گیس سلنڈر فراہم کرے گی۔ 500 جیسا کہ کانگریس کی حکومت والے راجستھان میں کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح روپے تک کے فصلی قرضے ایک ہی ٹیک میں 2 لاکھ معاف کر دیئے جائیں گے۔ غریب لوگوں کی مدد کے لیے پرانی اسکیمیں جیسے فیس کی واپسی، اسکالرشپ، آروگیا سری، ابھے ہستم، اندرما ہاؤسنگ اور دیگر کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ یہ بتاتے ہوئے کہ کانگریس پارٹی ہی تھی جس نے تلنگانہ کو ریاست کا درجہ دیا، انہوں نے کہا کہ صرف کانگریس ہی اسے ترقی دینے کی اہل ہے۔

حیدرآباد میں لاء اینڈ آرڈر کے 13 نئے پولیس اسٹیشن قائم کیے جائیں گے

حیدرآباد: 14رفروری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد کمشنریٹ میں 13 مزید لاء اینڈ آرڈر پولیس اسٹیشنوں کے قیام کے لیے ریاستی حکومت نے احکامات جاری کیے ہیں تاکہ موثر اور زیادہ واضح پولیسنگ میں مدد کی جاسکے۔ اس سلسلے میں، ریاستی حکومت کے احکامات کے مطابق حیدرآباد میں 13 نئے پولیس اسٹیشن، 11 پولیس ڈویژن اور دو لاء اینڈ آرڈر زون بنانے کی اجازت کے مطابق احکامات جاری کیے ہیں۔ جن نئے پولیس اسٹیشنوں کو قائم کیا جائے گا ان میں بورابنڈہ، وارثی گوڑہ، تاڑبن، بنڈلہ گوڑہ، دوملگوڑہ، لیک پولیس اسٹیشن، آئی ایس سدن، ٹولی چوکی، گڈی ملکاپور، مانصاحب ٹینک، فلم نگر، احمد نگر اور خیریت آباد شامل ہیں۔ نیز 11 نئے پولس ڈویژنوں میں چلکل گوڑہ، عثمانیہ یونیورسٹی، سعید آباد، گولکنڈہ، کلثوم پورہ، جوبلی ہلز، ایس آر نگر، چھتری ناکہ، گاندھی نگر، ترملگری و چندرائن گٹہ شامل ہیں۔ دو نئے زون ساؤتھ ایسٹ اور ساؤتھ ویسٹ بھی بنائے جائیں گے۔ حیدرآباد کمشنریٹ میں ایک علیحدہ ویمن سیفٹی ونگ بھی تشکیل دیا جائے گا جس کی سربراہی ڈی سی پی رینک کا ایک اہلکار ہوگا۔ موجودہ دو کے علاوہ پانچ نئے خواتین پولیس سٹیشن خواتین سیفٹی ونگ کے تحت آئیں گے۔ نئے تھانوں کی تشکیل کے لیے شہر کے موجودہ تھانوں کے دائرہ کار کی حدبندی کی جا رہی ہے۔ موثر نگرانی کے لیے، بعض علاقوں میں دو یا تین پولیس اسٹیشنوں کے لیے اے سی پی رینک کا اہلکار ہوتا ہے۔

حیدرآباد میں غیر مجاز تعمیرات کا انہدام

حیدرآباد 14 فروری (عصر حاضر نیوز) گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (جی ایچ ایم سی) کے عہدیداروں نے حیدرآباد کے مانصاحب ٹینک علاقہ میں بستی واڑہ علاقہ میں غیر مجاز تعمیرات کو منہدم کر دیا۔ بعض افراد نے جی ایچ ایم سی اسپورٹس گراؤنڈ پر یہ غیر مجاز مکانات تعمیر کئے تھے اور برسوں سے یہاں مقیم تھے۔ حکام نے بتایا کہ مکانات خالی کرنے کے لیے ماضی میں متعدد بار نوٹس جاری کی گئی تھی جس کے باوجود ان مکانات کا تخلیہ نہیں کیا گیا۔ جی ایچ ایم سی اور ریونیو عہدیداروں نے عدالتی احکامات پر پولیس کی بھاری موجودگی کے درمیان انہدام کا کام انجام دیا۔ بعض مقامی افراد نے انہدامی کارروائی کو روکنے کی کوشش کی تاہم پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا۔ اس موقع پر صورتحال کشیدہ ہوگئی۔ ان مکانات میں رہنے والوں نے الزام لگایا کہ حکام بغیر کسی اطلاع کے مکانات کو منہدم کر رہے ہیں۔

صاحبزادگان ریسیڈنشل کالونی کیلئے زمین الاٹ کرنے نویں نظام سے اپیل، عظمت جاہ سے مجلس صاحبزادگان کا مکمل اظہار یگانگت

حیدرآباد۔ 14رفروری۔ مجلس صاحبزادگان سوسائٹی اور آصف جاہ اول تا آصف جاہی ششم کے خاندان سے تعلق رکھنے والے صرف خاص کے صاحبزادگان نے پرنس عظمت جاہ بہادر کے نویں نظام کی حیثیت سے تقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کے ساتھ مکمل وفاداری اور یگانگت کا اظہار کیا اور کہا کہ پرنس عظمت جاہ بہادر ہی اس مقام اور منصب کے مستحق ہیں۔ ایسا کوئی بھی فرد جس کا تعلق نظام خاندان سے نہیں ہے، وہ اس منصب پر فائز نہیں ہوسکتا۔ 1950ء میں قائم کئے گئے صرف خاص ٹرسٹ کی ایک دستاویزی معاہدہ کے مطابق اگر کوئی صاحبزادہ غیر صاحبزادہ لڑکی سے شادی کرتا ہے تو اس کی اولاد صاحبزادگان میں شمار کی جائے گی۔ مگر اگر کوئی صاحبزادی کسی غیر صاحبزادہ سے شادی کرتی ہے تو اس کی اولاد صاحبزادگان میں شمار نہیں ہوگی۔ صاحبزادگان سے مراد آصف جاہی خاندان کی اولاد ہے۔ اس طرح نظام جو آصف جاہی حکمرانوں کا خطاب رہا ہے، اس کا حقدار صرف اور صرف صاحبزادہ ہی ہوسکتا ہے۔ اِن خیالات کا اظہار مجلس صاحبزادگان (حیدرآباد) کے عہدیداروں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ صدر مجلس صاحبزادگان میر حشمت علی خاں، صاحبزادہ میر وقارالدین علی خاں، صاحبزادہ میر فیروز علی خاں، نواب فیض محمد صدیقی، صاحبزادہ میر قادر علی خاں اور نواب میر قمرالدین علی خاں آصف جاہ اول کے پڑپوتے نواب میر ظہیرالدین علی خاں نے پریس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صاحبزادگان کے مسائل سے نویں نظام پرنس عظمت جاہ بہادر کو واقف کروایا۔ مجلس صاحبزادگان کے عہدیداروں نے بتایا کہ صاحبزادگان کے تعلیم، صحت اور رہائش کے وسائل ہیں، میڈیکل الاؤنس ایک اہم مسئلہ ہے۔ مجلس صاحبزادگان نے نویں نظام سے مطالبہ کیا کہ صاحبزدگان کے لئے ایک ریسیڈنشل کالونی کی تعمیر کے لئے اراضی الاٹ کی جائے۔ نویں نظام میر عظمت علی خاں نے سوسائٹی کو پانچ کروڑ کا عطیہ دینے کا وعدہ کیا۔ تاہم مجلس صاحبزدگان نے اس سے 20 کروڑ روپئے کے عطیہ کے لئے گزارش کی ہے۔ یقین ہے کہ وہ اس گزارش کو قبول کریں گے۔ مجلس صاحبزادگان کے نائب صدر نواب میر وقارالدین علی خاں نے آپسی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کہا کہ اگر صاحبزادگان میں اختلافات رہیں گے تو اس سے مفاد پرست عناصر فائدہ اٹھائیں گے۔ مجلس صاحبزدگان نے اس بات کا تیقن دیا کہ وہ کسی فرد یا گروپ سے اختلافات کے بغیر مل جل کر اجتماعی مفاد کے لئے کام کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی ہماری آواز ہونی چاہئے۔ طبقہ میں موجود ہر صاحبزادہ اور صاحبزادی سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ نظامِ ہشتم کے فرزند جناب عظمت جاہ بہادر کو نویں ن ظام مان کر ان کے ہاتھ مضبوط کریں۔ آج چند افراد اِس کو سمجھتے ہوئے بھی اَنجان بنے ہوئے ہیں۔ میں خاندان آصفی کے ہر شہزادے اور شہزادیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ نواب میر برکت علی خاں بہادر نظام ہشتم کے فرزند نواب عظمت جاہ بہادر کو نویں نظام مان کر ان کی نظر عنایت حاصل کریں۔

مرکز بجلی کے شعبہ کی نجی کاری کے اقدامات کر رہا ہے: جگدیش ریڈی

حیدرآباد 14 فروری (ایجنسیز) تلنگانہ کے وزیر بجلی جگدیش ریڈی نے الزام لگایا کہ مرکز غریب عوام کو دی جانے والی سبسڈی والی بجلی کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ انہوں نے مرکز کی نئی بجلی پالیسی اور ڈسکامس کو سبسڈی والے بجلی کے چارجس کی پیشگی ادائیگی کے مطالبے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب تک وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو ہیں وہ زراعت کو مفت بجلی فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز بجلی کے شعبہ کی نجی کاری کے اقدامات کر رہا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ مرکز کے جاگیردارانہ نظریات کی وجہ سے غریبوں کو بہت نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنٹر زرعی موٹروں کے لیے میٹر لگانے کی بات کر رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ مرکز کی نئی بجلی پالیسی کی مخالفت کریں گے۔

بی جے پی نے ایم ایل سی امیدواروں کا اعلان کیا

حیدرآباد 14 فروری (عصر حاضر نیوز) بی جے پی نے اے پی اور تلنگانہ میں گریجویٹ اور اساتذہ کے ایم ایل سی کے خالی عہدوں کے امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ دیا کر ریڈی پرکاشم۔ نیلور۔ چتور گریجویٹ سیٹ کے لیے امیدوار بنائے گئے ہیں، این راگھویندر کڑپہ۔ اننت پور۔ کرنول سیٹ کے لیے اور پی وی این مادھو سریکاکولم۔ وجیانگرم۔ وشاکھاپٹنم سیٹ کے لیے امیدوار بنایا گیا ہے۔ پارٹی نے تلنگانہ میں حیدرآباد۔ رنگا ریڈی۔ محبوب نگر ٹیچرس سیٹ کے لئے وینکٹ نارائن ریڈی کے نام کو حتمی شکل دی ہے۔ بقیہ ادارہ جات مقامی اور اساتذہ ایم ایل سی کے امیدواروں کا اعلان ہنوز نہیں کیا گیا ہے۔ دونوں تلگو ریاستوں میں اساتذہ، گریجویٹس اور ادارہ جات مقامی کے خالی عہدوں کے لیے 13 مارچ کو انتخابات ہوں گے۔ ووٹوں کی گنتی 16 مارچ کو ہوگی۔ اے پی میں 3 گریجویٹ، 2 ٹیچرس، 9 لوکل باڈی جملہ 14 اور تلنگانہ میں ایک ٹیچر۔ ادارہ جات مقامی اداروں کی نشستوں پر انتخابات ہوں گے۔ الیکشن کمیشن نے حال ہی میں موجودہ ایم ایل سیز کی میعاد 29 مارچ کو ختم ہونے کے پیش نظر انتخابات کا شیڈول جاری کیا ہے۔

آندھرا پردیش میں "ماں کے دودھ کا پہلا بینک" قائم

کاکیناڈا۔ 14 فروری (ذرائع) آندھرا پردیش میں "ماں کے دودھ کا پہلا بینک" قائم کیا گیا ہے جس کا افتتاح گذشتہ روز کاکناڈا کی کلکٹر کریتیکا شکلا نے انجام دیا۔ اس بینک کو دھاتری لیکٹیشن مینجمنٹ یونٹ کا نام دیا گیا ہے جو گورنمنٹ جنرل اسپتال (جی جی ایچ کاکناڈا) میں قائم کیا گیا ہے۔ اس ملک بینک کے قیام کا مقصد اسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل کیر میں نوزائیدہ بچوں کو ماوں کا دودھ فراہم کرتے ہوئے ماں کی دودھ کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ کلکٹر نے اس موقع پر کہا کہ دودھ پلانے والی ماوں سے دودھ حاصل کرتے ہوئے اس بینک میں رکھا جائے گا۔ اس بینک کے قیام کو سوسیھنا ہیلت فاونڈیشن اور دھاتری فاونڈیشن کے تقریبا 50 لاکھ روپئے کے فنڈس سے ممکن بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسپتال میں پیدا نوزائیدہ بچے جن کو علاج کے دوران ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے، کو قبل ازیں دوسرے قسم کا دودھ فراہم کیا جاتا تھا تاہم اس بینک کے قیام سے ان کو صحت مندی کیلئے ماوں کا دودھ فراہم کرنا ممکن ہوسکے گا۔ ساتھ ہی 6 ماہ تک کے بچوں کو ماں کا دودھ فراہم کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاسکے گی۔ آندھرا پردیش میں اس طرح کے بینک کا قیام اس علاقہ میں ماوں اور بچوں کی صحت مندی و بہتری کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

زلزلہ متاثرین کے لیے آن لائن امداد وصول کرنے والوں سے چوکس!

سیکورٹی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ترکی اور شام میں آنے والے زلزلے میں کئی ایسے فراڈ کے کیسز سامنے آئے ہیں جس میں دھوکے باز، لوگوں سے فرضی مقاصد کے لیے چندہ وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ دھوکہ باز اپنی مہم میں زندہ بچ جانے متاثرین کی امداد کے لیے رقم اکٹھا کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں جو اس قدرتی آفت کے بعد موسم کی سختی اور صاف پانی کی فراہمی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس تباہی میں 35 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تاہم اس امداد کو وہ حقیقی خیراتی اداروں تک پہنچانے اور متاثرین کی مدد کرنے کی بجائے اپنے پے پال اکاؤنٹس اور کرپٹو کرنسی والیٹس میں منتقل کر رہے ہیں۔ بی بی سی نے دھوکے سے رقوم ہتھیانے والوں کے کچھ اہم طریقوں اور ٹولز کی نشاندہی کی ہے جنھیں آپ متاثرین کی مدد کے لیے رقم عطیہ کرنے سے پہلے چیک کرنے کر سکتے ہیں۔ ٹک ٹاک لائیو سٹریمنگ پر کانٹینٹ تیار کرنے والے ڈیجیٹل تحائف وصول کر کے رقم کما سکتے ہیں۔ اب کچھ ٹک ٹاک اکاؤنٹس زلزلے کی تباہی کی تصاویر اور فوٹیج اور لوگوں کو بچانے سے متعلق امدادی کارروائیوں کی ٹی وی ریکارڈنگز پوسٹ کر کے عطیات مانگ رہے ہیں۔ ان کی پوسٹ کی کیپشن میں 'آیئے ترکی کی مدد کریں، ترکی کے لیے دعا کریں، زلزلہ متاثرین کے لیے عطیہ کریں' جیسے جملے موجود ہیں۔ ایک ایسا ہی اکاؤنٹ جو تقریباً تین گھنٹے لائیو رہا، اس میں تباہ شدہ عمارتوں کا غیر واضح فضائی منظر دکھایا گیا اور دھماکوں کی آوازوں کے ساؤنڈ ایفیکٹ شامل کیے گئے جبکہ اس کے پس منظر میں (آف کیمرہ) مردانہ ہنسی کی آواز اور چینی زبان میں بولا گیا جملہ سنائی دے رہا تھا۔ اس کا کیپشن تھا 'آئیں ترکی کی مدد کریں۔ عطیات دیں' ایک اور ویڈیو میں ایک ایسے بچے کی تصویر دکھائی گئی ہے جو دھماکے کے باعث خوف اور پریشانی سے بھاگ رہا ہے۔ لائیو سٹریم کے میزبان نے پیغام لکھا: 'براہ مہربانی اس مقصد کو حاصل کرنے میں ہماری مدد کریں' یہ ٹک ٹاک گفٹ کے لیے ایک واضح درخواست ہے تاہم اس بچے کی تصویر حالیہ زلزلے کی نہیں۔ اس تصویر کی کھوج کے لیے جب اسے ریورس امیج سے سرچ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہی تصویر اس سے قبل 2018 میں ٹوئٹر پر پوسٹ کی جا چکی ہے اور اس پر (شام کے شہر آفرین میں جنگ کے اثرات کے حوالے سے) عنوان لکھا گیا ہے 'آفرین میں نسل کشی بند کرو'۔ بی بی سی کی ایک تحقیقات یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ٹِک ٹاک ڈیجیٹل تحائف کی آمدنی کا 70 فیصد تک لے جاتا ہے، حالانکہ ٹِک ٹاک کا کہنا ہے کہ یہ اس سے کم لیتا ہے۔ ٹک ٹاک کے ایک ترجمان نے بی بی سی کو بتایا 'ہم ترکی اور شام میں آنے والے تباہ کن زلزلوں پر بہت افسردہ ہیں اور زلزلہ متاثرین کی امدادی سرگرمیوں میں مدد فراہم کر رہے ہیں۔ ہم عطیہ دہندگان کو دھوکے اور گمراہ کن عناصر سے روکنے کے لیے بھی متحرک ہیں تاکہ وہ بلا کھٹکے مدد کر سکیں۔' ٹوئٹر پر لوگ عطیات کی وصولی کے لیے متاثرین کی دلوں کو دُکھانے والی غمزدہ تصاویر شیئر کر رہے ہیں جن کے ساتھ انھوں (فراڈ کرنے والوں) نے کرپٹو کرنسی والٹ کے لنکس بھی شیئر کیے ہیں۔ ایک ایسے ہی اکاؤنٹ سے فائر فائٹر کی ایک تصویر شیئر کی گئی، جس نے ایک چھوٹے بچے کو منہدم ہوتی عمارتوں کے درمیان سے ریسکیو کیا تھا۔ اس اپیل کو 12 گھنٹوں میں آٹھ بار پوسٹ کیا گیا تھا تاہم اس اکاؤنٹ سے استعمال کی جانے والی یہ تصویر حقیقی نہیں۔ 'او ای ایم اے' نامی ایک یونانی اخبار نے رپورٹ کیا ہے کہ اسے ایجیئن فائر بریگیڈ کے میجر جنرل پینا گیوتیس کوٹریڈیس نے مصنوعی ذہانت کے سافٹ ویئر مڈ جرنی کی مدد سے بنایا تھا۔ اے آئی امیج بنانے والے اکثر غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اس تصویر میں ٹوئٹر کے صارفین نے جان لیا کہ اس فائر فائٹر کے دائیں ہاتھ پر چھ ہندسے موجود ہیں۔ بی بی سی نے مزید تصدیق کے لیے، بی بی سی کے تکنیکی ریسرچ ہب بلیو روم کے ساتھیوں سے درخواست کی کہ وہ اسی سافٹ ویئر کے ذریعے مزید اسی طرح کی تصاویر بنانے کی کوشش کریں۔ ریسرچ ہب کے ماہرین نے سافٹ ویئر کو ہدایات کیں کہ زلزلے کے نتیجے میں فائر فائٹر کی تصویر بنائے جو چھوٹے بچے کو بچا رہا ہو اور اس نے جو ہیلمٹ پہنا ہو اس پر یونان کا جھنڈا موجود ہو۔ اس کے علاوہ ایک کرپٹو والیٹ ایڈریس سنہ 2018 سے دھوکہ دینے اور غیر متعلقہ ٹویٹس میں استعمال کیا گیا تھا جبکہ دوسرا ایڈریس روسی سوشل میڈیا کی ویب سائٹ وی پر فحش مواد کے لیے پوسٹ کیا گیا تھا۔ جب بی بی سی نے اس اپیل کو ٹویٹ کرنے والے شخص سے رابطہ کیا تو انھوں نے اس دھوکے اور فراڈ سے انکار کیا اور کہا کہ ان کو رابطے (کنیکٹیویٹی) میں دشواری کا سامنا ہے تاہم وہ بی بی سی کے سوالات کے جوابات کے لیے گوگل ٹرانسلیٹ کا استعمال کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ 'میرا مقصد زلزلے سے متاثرہ لوگوں کی مدد کرنا ہے جس کے لیے میں چندہ اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اب لوگ آفت زدہ علاقوں میں سخت سردی کا سامنا کر رہے ہیں جبکہ خاص طور پر بچوں کے پاس کھانا نہیں۔ اپنے اس عمل کو رسیدوں سے ثابت کر سکتا ہوں' تاہم اپنے دعووں کے برعکس انھوں نے ابھی تک ہمیں رسیدیں یا اپنی شناخت کا ثبوت نہیں بھیجا۔ ٹوئٹر پر دھوکے باز عطیات جمع کرنے کے لیے جعلی اکاؤنٹس بناتے ہیں اور پے پال پر لنک پوسٹ کرتے ہیں۔ سونا ٹائپ کے سائبر سیکیورٹی امور کے ماہر ایکس شرما کا کہنا ہے کہ یہ اکاؤنٹس نیوز آرٹیکلز کو ری ٹویٹ کرتے ہیں اور توجہ حاصل کرنے کے لیے مشہور شخصیات اور کاروباری اداروں کی ٹویٹس کا جواب دیتے ہیں۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ 'وہ جعلی ڈیزاسٹر ریلیف اکاؤنٹس بناتے ہیں جو بظاہر مستحکم تنظیمیں یا خبر رساں ادارے ہوتے ہیں، تاہم ان کی آڑ میں وہ اپنے پے پال ایڈریس پر فنڈز منتقل کرواتے ہیں۔' اس کی ایک مثال ترکی ریلیف نام کا اکاؤنٹ ہے۔ یہ اکاؤنٹ ٹوئٹر پر جنوری میں بنایا گیا اور اس کے محض 31 فالوورز ہیں اور اس پر پے پال کے ذریعے عطیات لیے جا رہے ہیں۔ اس پے پال اکاؤنٹ کو اب تک 900 امریکی ڈالر کے عطیات موصول ہو چکے ہیں لیکن اس میں پیج بنانے والے کی طرف سے پانچ سو ڈالر بھی شامل کیے گئے ہیں جنھوں نے خود اس مقصد کے لیے عطیہ کیا۔ ایکس شرما کا کہنا ہے کہ 'یہ فنڈ جمع کرنے والے کو مستند ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔' یہ حالیہ دنوں میں پے پال پر فنڈ جمع کرنے کے لیے شروع کیے گئے 100 سے زیادہ اکاؤنٹس میں سے ایک اکاؤنٹ ہے، جو زلزلہ متاثرین کی مدد کے لیے عطیات مانگ رہے ہیں، جن میں سے بعض جعلی ہیں۔ ایکس شرما کہتے ہیں کہ 'عطیہ دینے والوں کو خاص طور پر ان اکاؤنٹس سے ہوشیار رہنا چاہیے جو خود کو ترکی میں ظاہر کرتے ہیں کیونکہ پے پال 2016 سے ترکی میں کام نہیں کر رہا۔' ایس شرما کے مطابق 'ترکی سے باہر ایسے متعدد مستند خیراتی ادارے موجود ہیں جو پے پال کا استعمال کرتے ہیں، لیکن جب فنڈ جمع کرنے والے کہیں کہ وہ ترکی میں ہیں تو یہ خطرے کی گھنٹی ہے۔' ان کے مطابق 'دیگر چیزیں جن سے بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے وہ عطیات اور اپیلیں کرنے والے گمنام افراد ہیں جنھوں نے کم فنڈز اکھٹا کیے کیونکہ حقیقی خیراتی اداروں کے پاس بڑی رقم جمع ہوگی۔' ایکس شرما کے مطابق پے پال سے عطیات اکھٹا کرنے والے کئی ایسے ہیں جن کے پاس 100 پاؤنڈ عطیہ جمع ہوا۔' پے پال کے ایک ترجمان نے بی بی سی کو بتایا 'اگرچہ عطیات قبول کرنے کے لیے پے پال کا استعمال کرنے والے لوگوں کی اکثریت کے مقاصد نیک نیتی پر مبنی ہوتے ہیں تاہم ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے مدد اور سخاوت کے جذبے کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔' پے پال کے ماہرین ایسے تمام اکاؤنٹس کی جانچ پڑتال کر کے ان پر پابندی لگانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ خاص طور پر ترکی اور شام میں زلزلے جیسی قدرتی افات کے تناظر میں تاکہ عطیات مطلوبہ افراد تک پہنچ کر انہی مقاصد میں استعمال ہو، جن کے لیے لوگوں نے امداد کی۔' ٹوئٹر نے ترکی ریلیف نامی اکاؤنٹ کو بھی معطل کر دیا ہے تاہم کمپنی نے بی بی سی کی جانب سے تبصرہ کی درخواستوں کا تاحال جواب نہیں دیا۔ اپنے ملک میں مستند خیراتی اداروں کو تلاش کریں۔ اگر آپ کو کسی فراڈ کا شبہ ہے، تو اپنے ملک کے متعلقہ حکام یا سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اس کی اطلاع دیں۔ جذباتی گفتگو، تصاویر اور ویڈیوز آپ کے دل کو جھنجوڑنے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ کچھ دھوکے باز کہتے ہیں کہ وہ خیرات کرنے والی حقیقی تنظیموں یا حکومتی سرپرستی میں کام کرنے ولے اداروں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر آپ اس خیراتی تنظیم یا سرکاری ادارے کو چندہ دینا چاہتے ہیں تو ان کی ویب سائٹ دیکھیں اور انھیں براہ راست عطیات کریں۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

ایک ماں کا گم شدہ بچہ

گذشتہ سال دسمبر کے مہینے میں ایک عزیز نے اپنے چچازاد بھائی کی گمشدگی کی داستان سنائی تھی، لیکن وہ واقعہ گذرتے لمحات کے ساتھ ذہن سے فراموش ہوگیا، آج اتفاق سے اسی عزیز کا فون آیا، حال و احوال کے فوراً بعد کہا کہ وہ! ہم نے بتایا تھا نا کہ میرے چچا کا اکلوتا لڑکا کھوگیا ہے وہ مل گیا، مارے مسرت کے میں نے مکرر یہ خبر سنانے کا کہا، ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کیونکہ اس بچے کے ملنے سے ہمیں بس اس ماں کا خیال آرہا تھا جس ماں نے ایک مدت تک بلکہ سولہ سال تک اسکی پرورش کی تھی، آنکھوں کا نور، دل کا قرار، دماغ کا سکون، جسم کی طاقت، اپنی عزت بنایا تھا، اسے اسکا لخت جگر آٹھ سال بعد اپنے ہونے کی خبر دے رہا تھا، اس بچے کی جواب کڑیل نوجوان کی شکل میں لحیم شحیم واپس گھر جائے گا، ماں کی آنکھیں اپنے پلکوں کو آنسوؤں میں سجا کر استقبال کریں گی، باپ کے جذبات کا دھارا بہے گا، گھر کا عجیب ماحول ہوگا، گاؤں کی شان کے مطابق تمام ملنے جلنے والے جوق در جوق اس کے گھر جمع ہو جائیں گے، کیونکہ بیٹا ہو یا بیٹی وہ صرف اپنے گھر کی (/کے) نہیں ہوتی (/ہوتے) بلکہ پورے سماج و معاشرے (/کی) کا ہوتی (/ہوتے) ہیں، جس کا مشاہدہ گاؤں دیہات میں بدرجہ اتم ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ یہ واقعہ ہمارے ضلع ارریہ کے ایک گاؤں جس کا نام پوٹھیا ہے وہاں کا ہے، دو چار دنوں قبل جب اس گم شدہ بچے نے اپنے گھر فون کیا تو اسکی چھوٹی بہن نے فون اٹھایا تھا، جیسے ہی اس نے نام بتایا بچی فوراً فرط طرب میں جھومتے اور چلاتے ہوئے ماں کے پاس بھاگی کہ "بھائی مل گیا بھائی مل گیا گیا"، ہم نے خبر دینے والے سے پوچھا کہ اس گم شدہ بچے نے اب آٹھ سال بعد کیوں فون کیا جب اسے گھر کا پتہ اور نمبر وغیرہ معلوم تھا تو؟ تو اس نے بتایا کہ وہ ہمیشہ گھر فون کرتا مگر فون اٹھتا تو پوچھتا فون کہاں لگا؟ ادھر سے جواب آتا کہاں لگایا؟ یہیں بات رخ بدلتی اور فون کاٹ دیا جاتا مگر اس مرتبہ اس بچے نے جو کہ اب اچھا خاصا نوجوان ہے بتایا کہ ہمیں فلاں جگہ فلاں سے بات کرنی ہے میرا نام "یہ" ہے تو ماں کی آنکھوں پر چھائے ناامیدی کے بادل چھٹے اور آٹھ سال سے جس کی تڑپ نے گھر کو ویران دل کو سنسان بنا رکھا تھا اسکی خوشخبری موصول ہوئی، بتایا گیا کہ یہ گم شدہ بچہ تقریباً دو سال تک دہلی میں چائے کی دکان پر رہا، پھر چھ سال سے وہیں دہلی میں ہی ایک غیر مسلم کے کارخانے میں کھلونے وغیرہ بنانے کا کام کرتا تھا، اطلاع کے مطابق جب ماموں وغیرہ اسے لینے مالک کارخانہ کے پاس پہونچے تو اس نے نہ صرف یہ کہ اجازت دی بلکہ ایک مہنگا ترین فون مع پچاس ہزار کی خطیر رقم بھی دی اور پچاس ہزار چند دنوں میں دینے کا وعدہ کیا، بقول خود اس بچے کے کہ "اس غیر مسلم مالک نے بالکل اپنے لڑکے کی طرح پرورش کی، رکھا، و دیگر خدمات انجام دیں،" آج کے اس نفرت انگیز دور میں ایسی مثالیں خال خال ہی نظر آتی ہیں۔ اس خبر کو تحریر کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ایک ماں جو کہ آٹھ سال سے اپنے بچے کی آمد کا انتظار کر رہی تھی، ہر اس عامل و مولوی کے پاس پہونچ جاتی جہاں سے کچھ امید و تسکین کی بو آتی، اسکی ممتا و محبت سامنے آئے نیز اس غیر مسلم مالک نے کیسے آٹھ سال ایک بچے کو چائے کی دکان سے اٹھا کر اپنے پاس رکھا، تربیت کی، پروان چڑھایا، فنون سکھائے، اور بوقت رخصت دریا دلی کا وہ مظاہرہ کیا کہ آنکھیں حیرہ وخیرہ رہ گئیں، اللہ اکبر۔ قارئین دعا کریں کہ ایک ماں اور نجیب کی ماں ہاں نجیب جسے دو ہزار پندرہ میں جواہر لعل نہرو یونیورسٹی دہلی سے آر ایس ایس کی طلباء تنظیم نے غائب کیا ہے، جس کی تلاش میں سی بی آئی جیسی ایجنسیاں بھی ناکام ہیں اس ماں کو اپنے پروردگار سے اب بھی امید ہے کہ نجیب آئے گا، اور امید ہو بھی کیوں نہ کہ "لاتحزن ان اللہ معنا" اور "یا ایھا الذین آمنوا الاتقنطوا من الرحمتہ اللہ"۔

اظفر منصور

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو

گھنی گھٹائیں یہاں ایسی بارشیں برسائیں
کہ پتھروں کو بھی روئیدگی محال نہ ہو

خدا کرے نہ کبھی خم سرِ وقارِ وطن
اور اس کے حسن کو تشویش ماہ و سال نہ ہو

ہر ایک خود ہو تہذیب و فن کا اوجِ کمال
کوئی ملول نہ ہو کوئی خستہ حال نہ ہو

خدا کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

احمد ندیم قاسمی

قبرص سے ترکیہ پہنچنے والی طلبہ کی والی بال ٹیم یادگار بن کر رہ گئی

چمپئن شپ تو جیت گئے لیکن زلزلے میں زندگی ہار گئے

انقرہ،14 فروری (ایجنسیز) ترکی اور شام میں خوفناک آفت کے بعد المناک کہانیوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ پیر 6 فروری کو

آنے والے زلزلہ کے بعد اب ایک اور دردناک کہانی والی بال ٹیم کے حوالے سے سامنے آئی ہے۔ شمالی قبرص سے طلبہ کی ایک والی بال ٹیم ترکی پہنچی اور چیمپئن شپ میں میچ جیتا۔ تاہم اس کامیابی کے بعد اس ٹیم کے افراد کو اپنے ملک واپس جانا نصیب نہ ہوسکا اور وہ اس خوفناک زلزلہ میں ہلاک ہوگئے۔ترکی میں ایک میچ جیتنے کے بعد طلبہ کی ٹیم کی موت ہوگئی۔ ویب سائٹ ''چینل 4'' کے مطابق قبرص سے آئے مرنے والے طلبہ کی تعداد 24 ہوگئی ہے۔ان مرنے والوں میں خواتین بھی شامل ہیں۔ ویب سائٹ نے اس دردناک واقعہ کی مزید تفصیلات نہیں بتائیں۔ترکی اور شام میں زلزلہ سے اموات کی تعداد 35000 ہوگئی ہے۔

بارڈر گواسکر ٹرافی: تیسرا ٹیسٹ اندور میں ہوگا

ممبئی، 14 فروری (عصر حاضر) ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان جاری بارڈر-گاوسکر سیریز کے یکم سے پانچ مارچ کے

درمیان ہونے والے تیسرے ٹیسٹ کی میزبانی دھرم شالہ کی جگہ اندور کو دے دی گئی ہے۔ بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے پیر کو اس کی تصدیق کی۔ بورڈ نے یہاں جاری ایک ریلیز میں کہا کہ سرد موسم کی وجہ سے دھرم شالہ کے ایچ پی سی اے اسٹیڈیم میں خاطر خواہ گھاس نہیں نکل سکی ہے اور اسے مکمل طور پر تیار ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔قابل ذکر ہے کہ ایچ پی سی اے اسٹیڈیم میں ڈرینج کا نیا نظام بنانے کے لیے دوبارہ گھاس بچھائی گئی تھی۔ بی سی سی آئی کی انسپکشن ٹیم نے گراؤنڈ کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ آؤٹ فیلڈ کے کچھ حصوں پر ضرورت کے مطابق گھاس نہیں ہے جس کے بعد مقام کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اندور کے ہولکر اسٹیڈیم میں ہندوستان اس سے قبل نیوزی لینڈ (2016) اور بنگلہ دیش (2019) کے خلاف ٹیسٹ میچ کھیل چکا ہے اور دونوں میں میزبان ٹیم نے بڑے فرق سے جیت حاصل کی تھی۔روی چندرن اشون نے نیوزی لینڈ کے خلاف پانچ سال قبل اس گراؤنڈ پر کھیلے گئے ٹیسٹ میں 140 رنز دے کر 13 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ اس وقت کے کپتان وراٹ کوہلی نے بھی ڈبل سنچری اسکور کرتے ہوئے 211 رنوں کی اننگ کھیلی تھی۔ہندوستان ناگپور میں آسٹریلیا کو اننگ اور 132 رنوں سے شکست دے کر چار میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کر چکا ہے۔سیریز کا دوسرا میچ دہلی میں (17-21 فروری) اور چوتھا میچ احمد آباد (9-13 مارچ) میں کھیلا جائے گا۔

ڈبلیو پی ایل ٹیمیں کرپٹو، جوئے کو فروغ نہ دیں: بی سی سی آئی

ممبئی،14 فروری (ذرائع) بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) کی پانچوں فرنچائزز کو کرپٹو کرنسی، سٹے بازی، جوا یا تمباکو کمپنیوں کا پرچار نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ کرکٹ نیوز ویب سائٹ کرک بز کے مطابق، بی سی سی آئی نے ایک کمرشل ریگولیشن انتباہ کرتے ہوئے ٹیموں کو وارننگ دی ہے ممنوعہ کمپنیوں کے ساتھ منسلک ہونا یا جرسیوں پر ان کی تشہیر کرنے سے ان کے خلاف 'تعزیری اقدامات' اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ بی سی سی آئی نے حکم دیا ہے کہ ٹیمیں ڈبلیو پی ایل کے آغاز سے 10 دن پہلے بورڈ کو اپنے تمام تجارتی معاہدوں کی فہرست فراہم کریں۔ کرک بز کے مطابق بی سی سی آئی دستاویز میں کہا گیا ہے،''کوئی بھی فرنچائزی براہ راست یا بالواسطہ کرپٹو کرنسی کے شعبے میں شامل کسی بھی کمپنی کے ساتھ کوئی شراکت یا معاہدہ نہیں کرے گی۔ یہ رہنما خطوط ڈبلیو پی ایل رولز کا حصہ ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر (فرنچائزی سے) آپریٹنگ رولز کی شق 6 کے ضوابط کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ فرنچائزی کو اپنے اسپانسرز کے ذریعے استعمال کئے جانے والے حقوق اور فوائد کی مکمل تفصیل سیزن کے آغاز سے کم از کم 10 دن پہلے فراہم کرنی ہوگی، جسے بی سی سی آئی کے ساتھ شیئر کیا جائے گا۔'' بی سی سی آئی نے کہا،''کوئی بھی فرنچائز کسی بھی اکائی کے ساتھ شراکت داری یا کسی بھی قسم کا تعاون نہیں کرے گی جو کسی بھی طرح سے بیٹنگ/ جوا/ حقیقی رقم کے کھیلوں/ تمباکو کے شعبے میں براہ راست یا بالواسطہ ملوث/ آپریٹ کرنے والی اکائی سے جڑا/ متعلق ہو۔ فرنچائزی فینٹیسی اسپورٹس کے شعبے میں اداروں کے ساتھ شراکت داری میں منسلک ہوسکتی ہیں۔ غور طلب ہے کہ حکومت ہند نے سٹے بازی اور کرپٹو کرنسیوں پر پابندی عائد کی ہے، حالانکہ فینٹیسی کھیلوں کو قسمت سے زیادہ مہارت پر مبنی سمجھا جاتا ہے۔ ڈبلیو پی ایل کا پہلا ایڈیشن 4 مارچ سے منعقد ہونا ہے۔اس ٹورنامنٹ میں رائل چیلنجرز بنگلور، ممبئی انڈینز، دہلی کیپٹلز، گجرات جائنٹس اور یوپی واریئرز سمیت پانچ ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔

جونیئر ویمنس ہاکی ٹیم جنوبی افریقہ کے دورہ پر روانہ

بنگلورو،14 فروری (ذرائع) ہندوستانی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم منگل کی صبح یہاں کیمپگوڈا بین الاقوامی ہوائی اڈے سے جنوبی افریقہ کے لئے روانہ ہوئی۔ کپتان پریتی کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم کا مقابلہ 17 سے 25 فروری تک جنوبی افریقہ کی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم اور جنوبی افریقہ اے ٹیم سے ہوگا۔ روتاجا دادا اسوپسل کو نائب کپتان کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ پریتی نے جنوبی افریقہ میں کھیلنے کے بارے میں اپنے جوش کا اظہار کرتے ہوئے کہا،'' ٹیم میں ہر کوئی جنوبی افریقہ میں کھیلنے کے لیے بہت پرجوش ہے۔ کچھ کھلاڑیوں کا یہ پہلا دورہ ہے اور ہم چیلنج کے لیے تیار ہیں۔ ہم نے بنگلورو میں نیشنل اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (سائی) کے مرکز میں ابھی ایک زبردست کیمپ مکمل کیا جہاں ہمیں سینئر ٹیم کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے مزید کہا کہ'' جنوبی افریقہ کے خلاف یہ میچز ایشیا کپ انڈر 21 سے قبل ایک اچھا نمائشی دورہ ہوگا۔ جنوبی افریقہ میں یہ میچز ہمیں ان شعبوں کو سمجھنے میں مدد کریں گے جن میں بہتری کی ضرورت ہے۔'' ہندوستانی لڑکیاں 17، 18 اور 20 فروری کو جنوبی افریقہ کی انڈر 21 ٹیم سے مقابلہ کریں گی، جب کہ ان کا مقابلہ 24 اور 25 فروری کو جنوبی افریقہ کی 'اے' ٹیم سے ہوگا۔

برسامنڈا اسٹیڈیم میں چار قومی چمپئن شپ کا انعقاد کیا جائے گا

رورکیلا، 14 فروری (ایجنسیز) ہاکی انڈیا نے ابھرتے ہوئے ستاروں کو عالمی سطح کے مقام پر کھیلنے کا موقع فراہم کرنے کے مقصد سے یہاں برسامنڈا اسٹیڈیم میں چار قومی چمپئن شپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہاکی انڈیا نے پیر کو اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ماہ ورلڈ کپ میچوں کا انعقاد کرنے والے اس اسٹیڈیم میں جونیئر خواتین کی قومی چیمپئن شپ (13-23 اپریل)، جونیئر مینز قومی چیمپئن شپ (28 اپریل-8 مئی)، سب جونیئر خواتین کی قومی چیمپئن شپ (13-23 مئی) اور سب جونیئر مینز نیشنل چیمپئن شپ (28 مئی سے سات جون) سمیت چار ٹورنامنٹ کھیلے جائیں گے۔ سینئر مردوں کی قومی چیمپئن شپ 2023 کا انعقاد تمل ناڈو کے مدورائی میں 3 سے 14 مئی کے درمیان کیا جائے گا۔ دریں اثنا، ہاکی انڈیا نے نیشنل چیمپئن شپ کے میچوں کو نشر کرنے کے لیے لائیو اسٹریم پلیٹ فارم 'فین کوڈ' کے ساتھ معاہدہ کرنے کا اعلان کیا۔ ہاکی انڈیا کے صدر اور سابق کپتان دلیپ ٹرکی نے کہا،'' ہم نے ہندوستان اور برصغیر میں تمام قومی چیمپیئن شپ میچوں کی براہ راست نشریات کے لیے فین کوڈ کے ساتھ ایک کثیر سالہ معاہدے پر دستخط کر کے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ ہم ڈومیسٹک لیول پر ویڈیو ریفرل بھی شروع کرنا چاہتے ہیں تاکہ کھلاڑی اپنے کیریئر کے آغاز میں ہی اس عمل کو سمجھ سکیں۔ ہمارا مقصد ان ابھرتے ہوئے ستاروں کو ہندوستان میں بین الاقوامی میچ کھیلنے کا تجربہ فراہم کرنا ہے۔ آندھرا پردیش کے کاکیناڈا میں 15 فروری سے شروع ہونے والی سینئر خواتین کی قومی چمپئن شپ کے آغاز کے ساتھ، ہر مقام پر کھیل کو ریکارڈ کرنے کے لیے تین کیمرہ سیٹ اپ ہوگا۔ تمام مقابلے انٹرنیشنل میچز کی طرز پر منعقد کئے جائیں گے اور ہر میچ کے بعد ''پلیئر آف دی میچ'' کا ایوارڈ بھی دیا جائے گا۔ ہاکی انڈیا کے سکریٹری جنرل بھولا ناتھ سنگھ نے کہا،'' یہ پہلا موقع ہے جب ہاکی انڈیا نے قومی چمپئن شپ کی سطح کو اوپر اٹھانے اور اسے یکساں شکل اور تجربہ فراہم کرنے کے لئے اس طرح کے اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا،'' ان نئے اقدامات کے تمام اخراجات ہاکی انڈیا برداشت کرے گی اور ہم ان اضافی اخراجات کے ساتھ اپنے میزبان رکن یونٹ پر بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ فیڈریشن کی جانب سے 'پلیئر آف دی میچ' کا نقد انعام بھی دیا جائے گا۔ قومی چیمپین شپ میں امپائرنگ کرنے والے امپائروں کو آن فیلڈ کمیونیکیشن کے لیے ریڈیو فراہم کیے جائیں گے اور فیڈریشن قومی مقابلوں میں ویڈیو ریفرل شروع کرنے پر بھی کام کر رہی ہے۔

جرائم و حادثات

32 فارم ہاؤزوں پر پولیس کے چھاپے

شراب، تاش کے پتے اور موبائل فون ودیگر اشیاء ضبط

حیدرآباد: شہر کے مضافات میں غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے پیش نظر، سائبرآباد پولیس کے ساتھ تال میل میں اسپیشل آپریشن ٹیموں (SOTs) کے ذریعہ جوا اور شراب کی غیر قانونی سپلائی کے لیے 32 فارم ہاؤسز پر چھاپے مارے گئے۔ خفیہ اطلاع ملنے پر، پولیس نے گزشتہ ہفتے کے آخر اور پیر کو 32 مقامات پر اچانک چیکنگ کی اور ان پر کی جانے والی سماج دشمن سرگرمیوں کے خلاف مقدمات درج کئے۔ شہر کے مضافات میں واقع جن فارم ہاؤسز پر مبینہ طور پر چھاپے مارے گئے ان میں معین آباد میں بگ باس فارم ہاؤس، جہانگیر ڈریم ویلی، شمش آباد میں دی ریلز فارم ہاؤس اور میڑچل میں گوردھن ریڈی کا فارم ہاؤس شامل ہیں۔ پولیس نے ان فارم ہاؤسز سے شراب کی 29 بوتلیں، حقہ کا سامان، ایک لاکھ نقد، تاش کے 10 سیٹ اور سات موبائل فون ضبط کیے ہیں۔

سڑک حادثہ میں نوبیاہتا جوڑا ہلاک

وشاکھاپٹنم: 14 رفروری (ذرائع) سڑک حادثہ میں نوبیاہتا جوڑا ہلاک ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق آندھرا پردیش کے اچھا پورم ٹاون سے تعلق رکھنے والے وینو اور اڈیشہ کے بارم پورم سے تعلق رکھنے والی پراویلیکا کی شادی اس ماہ کی 10 تاریخ کو وشاکھاپٹنم میں ہوئی تھی۔ 12 فروری کو اچھا پورم میں وینو کے گھر پر ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ 13 فروری کو نوبیاہتا جوڑا بائیک پر بارم پورم میں دلہن کے گھر جا رہا تھا کہ ٹریکٹر چلانے والے نے اس کا توازن کھو دیا اور ان کی بائیک کو ٹکر دیدی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ دونوں موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ آندھرا اوڈیشہ کی سرحد پر گولانترا گاؤں کے قریب پیش آیا۔ دلہن کے ارکان خاندان بارم پورم میں ان کا انتظار کر رہے تھے۔ اچھا پورم ٹاون میں وینو کے ارکان خاندان کو اس سڑک حادثہ کا پتہ چلا۔ اس حادثہ میں دولہا اور دلہن دونوں کی موت پر دونوں خاندانوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔

فٹ پاتھ پر رہنے والا شخص نامعلوم افراد کے حملے میں ہلاک

حیدرآباد 14 فروری (ذرائع) شہر حیدرآباد میں فٹ پاتھ پر رہنے والے ایک شخص کے قتل کی واردات پیش آئی۔ کل شب نامعلوم حملہ آوروں نے اس شخص کا قتل کر دیا۔ مقتول کی شناخت سرینو کے طور پر کی گئی ہے جو چکڑ پلی علاقہ کے وویک نگر کے فٹ پاتھ پر سو رہا تھا کہ نامعلوم افراد نے اس کے سر پر وزنی پتھر ڈال دیا جس کے نتیجہ میں وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگیا۔ اطلاع پر چکڑ پلی پولیس وہاں پہنچی جس نے ضابطہ کی کارروائی کی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی۔ پولیس نے شبہ ظاہر کیا کہ بعض مسائل کے سبب اس کے قتل کی واردات پیش آئی۔ پولیس سی سی ٹی وی فوٹیجس کی بنیاد پر قاتلوں کی تلاش کا کام کر رہی ہے۔

بیٹے کی سالگرہ تقریب میں باپ کا مہمانوں پر حملہ

وقارآباد۔ 14 فروری (ایجنسیز) بیٹے کی سالگرہ کے موقع پر ایک شخص نے اپنے گھر میں مدعو مہمانوں پر حالت نشہ میں حملہ کر دیا۔ یہ واقعہ تلنگانہ کے ضلع وقارآباد میں پیش آیا۔ پولیس اور متاثرین کے مطابق ضلع کے اٹویلی گاؤں کے رہنے والے نوین کمار نامی شخص نے اپنے بیٹے کی پہلی سالگرہ کے موقع پر اپنے گھر پر دعوت کا اہتمام کرتے ہوئے تمام رشتہ داروں کو مدعو کیا۔ اس دعوت میں تمام مہمانوں نے کھانا کھایا جس کے بعد نوین نے شراب پی اور حالت نشہ میں اس نے گھر میں مہمانوں کی موجودگی میں ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔ جب رشتہ داروں نے راجو سے شراب لانے کے لیے گاڑی دینے کیلئے اصرار کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ رشتہ داروں اور نوین کے درمیان اس مسئلہ پر جھگڑا شروع ہوگیا۔ حالت نشہ میں نوین نے رشتہ داروں کو گھر سے باہر جانے سے روک دیا اور ان پر حملہ کر دیا۔ حملہ کی واردات کی ویڈیو سوشیل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر تیزی کے ساتھ وائرل ہوگئی۔ رشتہ داروں نے اس بات کی پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر نوین کو گرفتار کر لیا۔

شوہر نے بیوی کا قتل کردیا

وقارآباد۔ 14 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے ضلع وقارآباد میں شوہر نے چاقو سے حملہ کرتے ہوئے بیوی کا قتل کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق 30 سالہ پینٹماں اور نرسملو جوڑے کے درمیان کچھ عرصہ سے جھگڑے ہو رہے تھے۔ گذشتہ شب بھی ان دونوں میں کسی بات پر بحث وتکرار ہوئی جس نے جھگڑے کی شکل اختیار کرلی۔ اسی جھگڑے کے دوران شوہر نے برہمی کے عالم میں بیوی کے سر پر چاقو سے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں پینٹماں موقع پر ہی ہلاک ہوگئی۔ مقامی افراد نے منگل کی صبح پولیس کو اطلاع دی جس کے بعد پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ پولیس نے اس خصوص میں مقدمہ درج کر لیا ہے اور نرسملو کو گرفتار کر لیا جس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

www.asrehazir.com

asrehazirportal

9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

’حرا ثقافتی کالونی‘ عمرہ زائرین کو نزول وحی کے مقام تک لے جانے والا منصوبہ

مکہ مکرمہ۔ 14 ر فروری (ذرائع) سعودی عرب کی حکومت نے حجاج کرام اور عمرہ زائرین کو پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کے مقام یعنی ’غار حرا‘ کی سیر کرانے کے لیے ایک نیا منصوبہ شروع کیا ہے۔ اس منصوبے کو ’حرا ثقافتی کالونی‘ کا نام دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد مکہ معظمہ میں مذہبی سیاحت کو فروغ دینا اور زائرین کو مقام حرا تک پہنچنے کی نئی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس کے ساتھ اس پراجیکٹ کا مقصد زائرین اور عمرہ زائرین کے تجربے کو مزید تقویت دینا ہے اور ساتھ ہی شہر میں مذہبی سیاحت کی تحریک کو بحال کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ سمایا انویسٹمنٹ کمپنی کے سی ای او فواز المحرج نے کہا کہ زائرین اور عمرہ کرنے والوں کے اس طبقے کو ہدف بنایا گیا ہے اور ثقافتی پہلو کے لحاظ سے ان کے لیے موزوں جگہیں تیار کی گئی ہیں، جن میں بیٹھنے کی جگہوں کے علاوہ تین عجائب گھر بھی شامل ہیں۔ ان کے لیے آرام کے لیے بھی جگہ تیار کی جا رہی ہے۔ مکہ مکرمہ شہر کے شاہی کمیشن کے سی ای او کے مشیر حسین ابو الحسن نے اس منصوبے کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ نجی شعبہ حرا ثقافتی کالونی کی ترقی میں حصہ لے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے میں ”نزول مقام وحی کی نمائش“ شامل ہے جو انبیاء پر وحی کے نزول کی وضاحت کرتی ہے۔ اس کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایک ہال میں غار حرا کو پیش کیا گیا ہے۔ اوپر جائے بغیر حجاج کرام نزول قرآن کے مقام کی سیر کر سکتے ہیں۔ حرا کلچرل ڈسٹرکٹ میں ”ثقافتی لائبریری“ شامل ہے جو زائرین کو قدیم کتابیں دیکھنے کا موقع فراہم کرے گی۔ محلے کی عمومی جگہ کو ایک کشادہ باغ میں تبدیل کر دیا جائے گا، جو جبل النور تک چڑھنے کا ایک راستہ ہوگا اور مفت میں وہاں تک رسائی ممکن ہوگی۔

عدالتی نظام میں اصلاحات کے خلاف ہزاروں اسرائیلیوں کا کنیسٹ کے باہر احتجاج

اسرائیلی حکومت کی جانب سے عدلیہ کے ادارے میں اصلاحات کے خلاف دسیوں ہزار اسرائیلیوں نے پیر کو اسرائیلی پارلیمنٹ (کنیسٹ) کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا۔

حکومت کی طرف سے پیش کردہ متنازع عدالتی اصلاحات منظور ہو جاتی ہیں تو سپریم کورٹ کے فیصلوں کی وقعت کم ہو جائے گی اور پارلیمنٹ عدلیہ پر بالادست تصور ہوگی۔ عدالتی نظام میں مجوزہ ترامیم اسرائیلی پارلیمنٹ کو 120 نشستوں والی پارلیمنٹ میں 61 اراکین کی سادہ اکثریت سے سپریم کورٹ کے کسی بھی فیصلے کو کالعدم کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اس سے عدالتی نظام اور ججوں کی تقرری کے طریقہ کار پر سیاستدانوں کی گرفت بھی مضبوط ہوگی۔ یہ مظاہرہ جس میں شرکاء کی تعداد کا تخمینہ تقریباً 60,000 لگایا گیا تھا ایک ایسے وقت میں سامنے آیا جب حکومت نے پیر کو اس قانون کے مسودے پر جو بڑے پیمانے پر تنقید کا نشانہ بنائے گئے پر ابتدائی ووٹنگ کی۔ پیر کو وزیر انصاف یاریولیون کے قانون پر نظرثانی کرنے والی کمیٹی نے تجویز کی کچھ شقوں کی منظوری دے دی اور یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ بل کو پہلی رائے شماری پر کب ووٹ دیا جائے گا۔ کسی بھی قانون کے موثر ہونے کے لیے اسے تین مکمل ریڈنگز کے ذریعے ووٹ دینا ضروری ہے۔ کمیٹی کے اجلاس میں جھڑپیں دیکھنے میں آئیں اور حزب اختلاف کے ارکان کو اس وقت اپنی نشستیں چھوڑنے پر مجبور کیا گیا جب وہ کمیٹی کے سربراہ سمکھا روٹمین کے ساتھ زبانی طور پر لڑ پڑے۔ تاہم سکیورٹی فورسز صورتحال پر قابو پالیا اور اپوزیشن کے دو اراکین کو ہٹا دیا۔ بعد ازاں پیر کو اپوزیشن لیڈر سابق وزیر اعظم یائر لپیڈ نے صحافیوں کو بتایا کہ بل کی منظوری کا مطلب ”اس ملک کے لیے جمہوریت کے دور کا خاتمہ“ ہے۔ لپیڈ نے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کو ”انتہا پسند اور بدعنوان“ قرار دیا۔ اسرائیلی پرچم لہراتے ہوئے مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن میں عدالتی اصلاحات کے خلاف نعرے درج تھے جن میں ”اسرائیل کی جمہوریت بچاؤ“ اور ”پوری دنیا دیکھ رہی ہے“ جیسے نعرے شامل تھے۔ اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ نے ایک غیر معمولی اقدام میں اتوار کے روز اسرائیلیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عبرانی ریاست ”قانونی اور سماجی تباہی کے دہانے پر ہے۔“ ہرزوگ نے نیتن یاہو پر زور دیا کہ وہ مجوزہ ترامیم کو روکیں اور کسی سمجھوتے تک پہنچنے کی امید میں اپوزیشن کے ساتھ بات چیت کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ پہلی ریڈنگ میں بل پر ووٹ نہ دیں۔“ نیتن یاہو اور حکومت میں ان کے اتحادیوں جسے اسرائیل کی تاریخ میں سب سے زیادہ دائیں بازو کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کا کہنا ہے کہ عوامی منتخب نمائندوں اور سپریم کورٹ کے درمیان طاقت کا توازن نہ ہونے کی وجہ سے یہ ترامیم ضروری ہیں۔ حکومت وزیر انصاف کی نگرانی میں بار ایسوسی ایشن کے وکلا، ججوں اور ارکان پارلیمنٹ پر مشتمل ایک کمیٹی کے ذریعے سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری پر خود کو موثر کنٹرول دینا چاہتی ہے۔

فلسطین کی مقبوضہ سرزمین پر آبادکاری کے منصوبوں کو پھر مسترد کرتے ہیں: سعودی عرب

ریاض: 14 ر فروری (ذرائع) سعودی عرب نے فلسطین کی مقبوضہ سرزمین میں آبادکاری کو ایک مرتبہ پھر مسترد کر دیا ہے۔ سعودی وزارت خارجہ نے مملکت کی جانب سے آبادکاری کو مسترد کرنے اور اسرائیلی حکام کی بین الاقوامی قراردادوں سے وابستگی کی اہمیت کا اعادہ کیا ہے۔ سعودی عرب نے ایسے یکطرفہ اقدامات نہ اٹھانے کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کے ان اقدامات سے امن عمل کی بحالی کے امکانات کو نقصان پہنچے گا۔ نیوز ایجنسی ”ایس پی اے“ کے مطابق سعودی

وزارت خارجہ نے بین الاقوامی جواز اور عرب امن اقدام کی قراردادوں کے مطابق فلسطینی کاز کی حمایت میں سعودی عرب کے موقف کی بھی توثیق کی۔ سعودی عرب نے 1967 کی سرحدوں پر مشرقی القدس کے دارالحکومت کے ساتھ ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے اپنے موقف کا بھی اعادہ کیا ہے۔ خیال رہے اتوار کو اسرائیلی کابینہ نے مشرقی القدس میں حملوں کے سلسلے کے بعد مغربی کنارے میں 9 بستیوں کو قانونی حیثیت دینے کا اعلان کیا۔ صہیونی وزیر اعظم نیتن یاہو کے دفتر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ القدس میں خونریز دہشت گردانہ حملوں کے ردعمل میں سیاسی اور سیکورٹی کابینہ نے متفقہ طور پر یہودیہ اور سامریہ میں 9 بستیوں کو قانونی حیثیت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کی جانب سے جاری بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ بستیاں کئی سالوں سے موجود ہیں اور کچھ تو دہائیوں سے موجود ہیں۔ یہ بے ترتیب بستیاں اسرائیلی حکومت کی اجازت کے بغیر قائم کی گئی تھیں۔ قبل ازیں نیتن یاہو نے اپنی کابینہ کے اجلاس کے دوران اعلان کیا تھا کہ وہ تصفیہ کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ یاد رہے یہ تصفیہ بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی ہے۔ یہ اعلان فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان تشدد میں اضافے کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ اسرائیلی اور فلسطینی ذرائع کے مطابق اور اے ایف پی کے اعداد و شمار کے مطابق 2023 کے آغاز سے تشدد اور تصادم کی کارروائیوں میں 46 فلسطینی شہید اور 9 اسرائیلی ہلاک ہو چکے ہیں۔

’جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے‘

ترکیہ میں 182 گھنٹے بعد تیرہ سالہ لڑکا ملبے سے زندہ برآمد

’جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے‘ یہ مثل ترکیہ کے زلزلے سے متاثرہ ہطائی علاقے میں 182 گھنٹے تک ملبے تلے دبے بارہ سالہ اس بچے پر صادق آ رہی ہے جسے ریسکیو ٹیموں نے بحفاظت نکالا ہے۔ خبر رساں ایجنسی روئٹرز اور العربیہ نیٹ کے مطابق لڑکے کو ملبے سے نکالے جانے کی ویڈیو وائرل ہے جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ریسکیو ورکرز منہدم ہونے والی عمارت کے ملبے سے لڑکے کو باہر لا رہے ہیں۔ 182 گھنٹے تک ملبے تلے دبے رہنے کے باعث لڑکا بے حال نظر آ رہا ہے۔ امدادی اہلکار سردی سے بچاؤ کے لیے اس پر چادر ڈال رہے ہیں اور ہسپتال لے جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ترک لڑکے کو جب سٹریچر پر لے جایا گیا تو اس نے ریسکیو اہلکار کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے سر کو ڈھانپ دیا گیا تھا۔ ترکیہ کے جنوب میں شہ غازی عنتاب میں ریسکیو ٹیمیں زندہ بچ جانے والوں کی تلاش کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نوردگ کا علاقہ مکمل تباہ ہو چکا ہے اور آبادی کا ایک بڑا حصہ بے گھر ہے۔ العربیہ کے مطابق زلزلے کے 170 گھنٹے بعد اصلاحیہ ضلع میں پانچ منزلہ عمارت کے ملبے سے 40 سالہ خاتون سیبال کایا کو زندہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد میں اسے ہسپتال میں علاج کے لیے منتقل کر دیا گیا۔ زلزلے کے 166 گھنٹے بعد سات سالہ لڑکے کو ہاتے کے علاقے میں ملبے سے زندہ نکالا گیا۔ اس سے قبل 160 گھنٹے بعد ایک شخص کو منہدم عمارت کے ملبے سے نکالا گیا تھا۔ یاد رہے کہ ترکیہ اور شام میں آنے والے تباہ کن زلزلے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 37 ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ ملبے تلے کسی کے زندہ رہنے کی امید برائے نام رہ جانے کے باوجود امدادی آپریشن جاری ہے۔

مشی گن اسٹیٹ یونیورسٹی میں فائرنگ سے 3 افراد ہلاک، 5 زخمی

شکاگو، 13 فروری (ذرائع) مشی گن اسٹیٹ یونیورسٹی میں پیر کی رات کیمپس میں ہونے والی فائرنگ میں تین افراد ہلاک اور کم از کم پانچ زخمی ہو گئے۔ یونیورسٹی پولیس نے اس کی تصدیق کی ہے۔ پولیس مشتبہ شخص کی تلاش کر رہی ہے، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ماسک والا چھوٹا آدمی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق پولیس کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی میں فائرنگ دو مقامات اکیڈمک بلڈنگ اور یونین بلڈنگ میں کی گئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ماسک لگائے ہوئے حملہ آور کی تلاش جاری ہے۔ مغربی میڈیا کا کہنا ہے کہ پولیس نے مشتبہ شخص کی تصاویر جاری کر دی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یونیورسٹی انتظامیہ نے تمام کلاسز اور کیمپس کی سرگرمیاں 48 گھنٹے کے لیے منسوخ کر دی ہیں۔

دو فلسطینی بچوں کے چاقو حملے میں ایک اسرائیلی فوجی ہلاک اور ایک آبادکار زخمی

پیر کے روز یروشلم کے شہر میں اور شعفاط پناہ گزین کیمپ کی چوکی پر چاقو کے دو حملے کیے گئے۔ دو بچوں کی طرف سے کیے گئے ان اس کے نتیجے میں ایک اسرائیلی فوجی ہلاک اور ایک آبادکار زخمی ہو گیا۔ ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ ایک اسرائیلی فوجی کو اس کے ساتھی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا جو یروشلم کے شمال میں واقع شعفاط پناہ گزین کیمپ کی چوکی پر چاقو سے حملہ کرنے والے بچے کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ حملہ کل پیر کی صبح پرانے شہر میں ہوا جس کے نتیجے میں ایک آبادکار زخمی ہوا اور حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ جمعہ کو مغربی یروشلم کے راموت محلے میں گاڑی تلے روندنے کی کارروائی میں دو اسرائیلی ہلاک اور چار زخمی ہو گئے تھے۔ ایمبولینس سروسز کے میگن ڈیوڈ ایڈوم نے کہا کہ ”یروشلم کے راموت محلے میں گولڈا میر اسٹریٹ پر ایک بس اسٹاپ پر ایک کار کے متعدد پیدل چلنے والوں سے ٹکرانے کے بارے میں ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔“ اس کے علاوہ جمعہ کے روز مغربی کنارے کے الخلیل شہر میں ایک فلسطینی اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے زخمی ہو گیا۔

آئی ایم ایف اور پاکستان کے درمیان مذاکرات شروع

اسلام آباد، 14 فروری (ایجنسیز) عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور پاکستان نے پیر کے روز اپنی بات چیت کا دوبارہ آغاز کر دیا، اسلام آباد کو امید ہے کہ یہ ورچوئل بات چیت کے نتیجے میں معاہدہ ہو جائے گا جس سے ملک کی بیمار معیشت پر مسلسل بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کیا جا سکے گا۔ ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد میں سیکریٹری خزانہ حامد یعقوب شیخ نے رائٹرز کو بتایا کہ ’مذاکرات کے دورانیے کی تصدیق نہیں کی جا سکتی لیکن ہم اسے جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں‘۔ خیال رہے کہ پاکستان نے 31 جنوری سے 9 فروری تک اسلام آباد میں آئی ایم ایف کے وفد کے ساتھ 10 روز کی تفصیلی بات چیت کی تھی لیکن وہ معاہدے تک نہیں پہنچ سکی تھی۔ تاہم آئی ایم ایف نے ایک بیان میں کہا تھا کہ دونوں فریقین نے رابطے میں رہنے پر اتفاق کیا ہے اور اسلام آباد میں زیر بحث پالیسیوں کے نفاذ کی تفصیلات کو حتمی شکل دینے کے لیے آنے والے دنوں میں ورچوئل مذاکرات جاری رہیں گے۔ اسلام آباد میں ہونے والی بات چیت سال 2019 میں پاکستان کے ساتھ ہوئے آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) انتظامات کے نویں جائزے پر مرکوز تھی۔ آئی ایم ایف نے میکرو اکنامک استحکام کو محفوظ بنانے کی پالیسی پر عملدرآمد کے لیے وزیر اعظم کے عزم کو سراہا اور بات کو چیت کو تعمیری قرار دیا تھا۔ آئی ایم ایف نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ مقامی اور بیرونی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے پالیسی اقدامات پر ’خاصی پیش رفت‘ ہوئی ہے۔ فنڈ نے ان ترجیحات کا اجاگر کیا جس پر اسلام آباد میں بات چیت ہوئی تھی جس میں ریونیو بڑھانا، غیر ٹارگٹڈ سبسڈیز کم کرنا اور سماجی تحفظ کے پروگرام میں اضافہ کرنا شامل ہے۔ واشنگٹن میں موجود سفارتی مبصرین کا کہنا تھا کہ آئی ایم ایف چاہتا ہے کہ پاکستان مجوزہ اقدامات پر عملدرآمد شروع کر دے۔ ذرائع نے نشاندہی کی کہ اسلام آباد میں ہونے والی بات چیت کے بعد آئی ایم ایف کے جاری کردہ بیان میں بھی اس معاملے کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آئی ایم ایف نے بیان میں کہا تھا کہ ’پاکستان کے لیے باضابطہ شراکت داروں کی جانب سے پُرعزم مالی امداد کے ساتھ ان پالیسیز کا بروقت اور فیصلہ کن نفاذ اہم ہے تاکہ میکرو اکنامک استحکام کامیابی سے واپس حاصل کیا جا سکے اور مستحکم ترقی کو آگے بڑھایا جائے۔ بیان میں باضابطہ شراکت دار بین الاقوامی مالیاتی اداروں کو کہا گیا ہے مثلاً آئی ایم ایف کے علاوہ پاکستان کے باہمی شراکت دار یعنی چین، سعودی عرب جو ذرائع کے مطابق آئی ایم ایف پیکج کے بغیر پاکستان کو مالی امداد فراہم کرنے سے گریزاں ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ

انتخاب وتلخیص: مفتی احمد عبید اللہ یاسر قاسمی خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

(قسط دوم)

امام غزالی رحمہ اللہ کا تجدیدی کام

امام غزالی رحمہ اللہ نے اس کے بعد جو مجددانہ کام انجام دیا، اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ا۔فلفسہ اور باطنیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا مقابلہ اور اسلام کی طرف سے ان کی بنیادوں پر حملہ۔

۲۔زندگی ومعاشرت کا اسلامی واخلاقی جائزہ اور ان کی تنقید واصلاح۔

فلسفہ پر عمل جراحی

ان کے پہلے اور سب سے بڑے کارنامہ کی تفصیل یہ ہے کہ فلسفۂ الحاد، باطنیت کے خلاف اس وقت تک جو کچھ کیا جاتا رہا تھا، اس کی حیثیت صرف مدافعت و جواب دہی کی تھی، اس وقت تک فلسفہ اسلام پر حملہ آور تھا اور متکلمین اسلام صفائی کے وکیل تھے، فلسفہ اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلاتا تھا اور علم کلام سپر بننے کی کوشش کرتا تھا، اس وقت تک متکلمین وعلماء اسلام کے گروہ میں کسی نے خود فلسفہ کی بنیادوں پر ضرب لگانے کی جرات نہیں کی۔"فلسفہ" جن "مفروضات" پر قائم تھا، ان پر جرح کرنے اور خود ان کی علمی تنقید کرنے کی صدیوں تک کسی کو ہمت نہیں ہوئی۔امام ابوالحسن اشعری کو چھوڑ کر جن کو فلسفہ سے براہِ راست واسطہ نہیں پڑا، پورے علم کلام کا لہجہ معذرت آمیز اور مدافعانہ تھا، امام غزالی رحمہ اللہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فلسفہ کا تفصلی وتنقیدی مطالعہ کیا، اس کے بعد "مقاصد الفلاسفہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس میں آسان زبان اور سلجھے ہوئے طریقہ پر منطق الٰہیات اور طبیعیات کا خلاصہ پیش کیا اور پوری غیر جانبداری کے ساتھ فلاسفہ کے نظریات، اور مباحث کو مدون کر دیا۔کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے وضاحت کے ساتھ لکھ دیا ہے کہ ریاضیات میں قیل وقال کی گنجائش نہیں، اور دین کا اس سے نفیاً و اثباتاً کوئی تعلق نہیں، لیکن اصل مذہب کا تصادم الٰہیات سے ہے، منطقیات میں بھی شاذ و نادر غلطیاں ہیں، اگر کچھ اختلاف ہے تو اصطلاحات کا، طبیعیات میں ضرور حق و باطل کی آمیزش ہے، اس لیے اس کا موضوع بحث دراصل الٰہیات اور کسی قدر طبیعیات ہے، منطق محض تمہید واصطلاحات کے لیے۔

اس کتاب سے فارغ ہو کر جس کی علم کلام کے حلقہ میں سخت ضرورت تھی، انھوں نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "تہافت الفلاسفہ" لکھی جس کی خاطر انہوں نے "مقاصد الفلاسفہ" لکھی تھی۔اس میں انہوں نے فلسفہ کے الٰہیات وطبیعیات پر اسلامی نقطۂ نظر سے تنقید کی، اور اس کی علمی کمزوریوں، اس کے استدلال کے ضعف، اور فلسفہ کے باہم تناقض واختلاف کو پوری جرأت وقوت کے ساتھ ظاہر کیا، اس کتاب میں ان کا لہجہ پُر از اعتماد ان کی زبان طاقتور اور شگفتہ ہے، کہیں کہیں وہ طنزیہ اور شوخ طرزِ بیان بھی اختیار کر لیتے ہیں جس کی فلسفہ سے مرعوب حلقوں میں ضرورت تھی، اور جو بڑا نفسیاتی اثر رکھتا ہے، اس کے پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ کتاب کا مصنف فلاسفہ کے مقابلہ میں احساس کمتری کے ہر شائبہ سے پاک، اعتماد اور یقین سے لبریز اور فلسفہ سے بالکل غیر مرعوب ہے، وہ فلاسفۂ یونان کو اپنی صف اور سطح کا آدمی سمجھتا ہے، اور ان سے مساویانہ و حریفانہ باتیں کرتا ہے، اس وقت ایک ایسے ہی آدمی کی ضرورت تھی، جو فلسفہ سے آنکھیں ملا کر بات کر سکے، اور بجائے مدافعت اور جواب دہی کے فلسفہ پر پورا وار کرے، امام غزالیؒ نے "تہافت الفلاسفہ" میں یہی خدمت انجام دی ہے، اوّل سے آخر تک اس کتاب میں ان کا طرز یہی ہے، کتاب کی تمہید میں لکھتے ہیں:-

"ہمارے زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں، جن کو یہ زعم ہے کہ ان کا دل و دماغ عام آدمیوں سے ممتاز ہے، یہ لوگ مذہبی احکام و قیود کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے سقراط و بقراط، افلاطون وارسطو کے پُر ہیبت نام سنے، اور ان کی شان میں ان کے مقلدوں کی مبالغہ آرائیاں اور قصیدہ خوانی سنی، ان کو معلوم ہوا کہ ریاضیات، منطقیات، طبیعیات والٰہیات میں انہوں نے بڑی موشگافیاں کی ہیں، اور ان کا عقل و ذہن میں کوئی ہمسر نہ تھا۔اس عالی دماغی اور ذہانت کے ساتھ وہ مذاہب اور ان کی تفصیلات کے منکر تھے، اور ان کے نزدیک ان کے اصول وقواعد فرضی ومصنوعی ہیں، بس انہوں نے بھی تقلید "انکارِ مذہب کو اپنا شعار بنالیا، اور تعلیم یافتہ اور روشن خیال کہلانے کے شوق میں مذاہب کا انکار کرنے لگے، تاکہ ان کی سطح عوام سے بلند سمجھی جائے اور وہ بھی عقلاء وحکماء کے زمرہ میں شمار ہونے لگیں، اس بناء پر میں نے ارادہ کیا کہ ان حکماء نے الٰہیات پر جو کچھ لکھا ہے، اس کی غلطیاں دکھاؤں اور ثابت کروں کہ ان کے مسائل اور اصول بازیچۂ اطفال اور ان کے بہت سے اقوال ونظریات حد درجہ کے مضحکہ خیز بلکہ عبرت انگیز ہیں۔

اس کتاب میں آگے چل کر ان کا زور بیان اور طنز آمیز طریقۂ تحریر اور شوخ ہو جاتا ہے اور ذات وصفات باری کے متعلق فلاسفہ کے عجائبات اور عقول و افلاک کا پورا شجرۂ نسب لکھ کر جو فلاسفہ نے تصنیف کیا ہے لکھتے ہیں:-

قلنا ما ذکر تموہ تحکمات و ھی علی التحقیق ظلمات فوق ظلمات لو حکاہ الانسان عن منام رأہ لاستدل علیٰ سوء مزاجه

تمہارا یہ سارا بیان اور تفصیلات محض دعاوی اور تحکمات ہیں بلکہ درحقیقت تاریکیوں پر تاریکیاں ہیں اگر کوئی شخص اپنا ایسا خواب بھی دیکھنا بیان کرے تو اس کے سوء مزاج کی دلیل ہوگی۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:-

لست ادری کیف ینفع المجنون من نفسه بمثل ھذہ الاوضاع فضلاً عن العقلاء الّذین یشقون الشعر بزعم فی المعقولات ۳

مجھے حیرت ہے کہ دیوانہ آدمی بھی اِن خود ساختہ باتوں پر کیسے قانع ہوسکتا ہے، چہ جائیکہ وہ عقلاء جو بزعم خود معقولات میں بال کی کھال نکالتے ہیں۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:-

انتھی بھم التعمق فی التعظیم الیٰ ان ابطلو کل مایفھم من العظمة و قربوا حاله من حال المیت الذی لا خیر له بما یجری فی العالم الّا انّه فارق المیت فی شعورہ بنفسه فقط، و ھٰکذا یفعل اللہ بالذّائغین عن سبیله والنا کبین عَنْ طریق الھدیٰ المنکرین لقوله تعالیٰ "مَا اَشْھَدْ تُّھُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَاخَلْقَ اَنْفُسِھِمْ" الظانین باللہ ظنَّ السَّوء المعتقدین انَّ امور الربوبیة تتعلی علیٰ کفھا القوی البشریة المغرورین بعقولھم زاعمین انَّ فیھا مندوحة عن تقلید الرسل و اتباعھم فلا جرم اضطروا الی الاعتراف بانّ لباب معقولاتھم رجع الیٰ مالوحکی فی المنام لتعجب منه۔

(مبدا اول) کی تعظیم میں مبالغہ کرنے سے ان کو اس حد تک پہنچا دیا کہ انھوں نے عظمت کے تمام شرائط ولوازم کو باطل قرار دے دیا۔اور اللہ تعالیٰ کو (اپنے فلسفہ میں) اس مردہ کی طرح بنا دیا' جس کو کچھ خبر نہیں کہ عالم میں کیا ہو رہا ہے' صرف اس بات میں وہ مردہ سے غنیمت ہے کہ اس کو اپنا شعور ہے (مردہ کو اپنا شعور بھی نہیں ہوتا) اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ایسا ہی حشر کرتا ہے' جو اس کے راستہ سے ہٹ جاتے ہیں اور ہدایت کے راستہ سے کترا جاتے ہیں جو اس آیت کے منکر ہیں۔"میں نے ان کفار ومشرکین کو آسماں اور زمین کی پیدائش کے وقت گواہ نہیں بنایا' اور ان کی پیدائش کے وقت" جو اللہ تعالیٰ سے بدگمانی کرتے ہیں' اور برا اعتقاد رکھتے ہیں جن کا خیال ہے کہ امور ربوبیت کی حقیقت پر انسان قویٰ حاوی ہو سکتے ہیں جو اپنی عقلوں پر نازاں ہیں' اور سمجھتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں پیغمبروں کی تقلید اور ان کے اتباع کی ضرورت نہیں، لا محالہ اس کا انجام یہ ہوا کہ ان کی زبان سے (معقولات کے نام سے) ایسی ایسی مضحکہ خیز باتیں نکلیں کہ اگر کوئی خواب بھی ایسا بیان کرے تو لوگ تعجب کریں۔

"تہافت الفلاسفہ" کا اثر

فلسفہ پر دلیرانہ تنقید اور کسی حد تک تحقیرِ علمِ کلام کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز تھا، جس کا سہرا امام غزالی رحمہ اللہ کے سر ہے۔بعد میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کی تکمیل کی اور فلسفہ اور منطق کی لاش کی "تشریح" (پوسٹ مارٹم) کا فرض انجام دیا، فلسفہ جراحی کے اس سلسلہ کا آغاز امام غزالی رحمہ اللہ ہی کی تصنیفات سے ہوتا ہے۔

"تہافت الفلاسفہ" نے فلسفہ کے خیالی طلسم پر کاری ضرب لگائی اور اس کی عظمت، ذہنی تقدس کو کافی نقصان پہنچایا، اس کتاب کی تصنیف نے فلسفہ کے حلقوں میں ایک اضطراب اور غم وغصہ پیدا کر دیا، مگر سو (100) برس تک اس کے جواب میں کوئی شایانِ شان کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔یہاں تک کہ چھٹی صدی ہجری کے آخر میں فلسفہ کے مشہور پرجوش وکیل اور ارسطو کے حلقہ بگوش ابن رشد (م ۵۹۵ھ) نے "تہافت التہافت" کے نام سے اس کا جواب لکھا۔علماء مغرب کہتے ہیں کہ اگر ابن رشد فلسفہ کی حمایت کے لئے نہ کھڑا ہو جاتا تو فلسفہ غزالی رحمہ اللہ کے حملوں سے نیم جان ہو چکا تھا، ابن رشد کی حمایت نے اس کو سو (100) برس تک کے لئے پھر زندگی عطا کر دی۔

باطنیت پر حملہ

فلسفہ کے علاوہ امام غزالی رحمہ اللہ نے فتنۂ باطنیت کے طرف بھی توجہ کی۔انہوں نے قیام بغداد اور مدرسۂ نظامیہ کی تدریس کے زمانہ میں باطنیوں کی تردید میں خلیفۂ وقت کے اشارہ سے "المستنظہری" تالیف کی تھی، جس کا تذکرہ انہوں نے اپنی خود نوشت تلاش حق کی کہانی "المنقذ من الضلال" میں کیا ہے۔اس کتاب کے علاوہ اس موضوع پر ان کی تین کتابیں اور ہیں جو غالباً اس بازگشت زمانہ کی تصنیف ہیں۔"حجة الحق"، "مفصل الخلاف"، "قاصم الباطنیہ" (ا)، ان کی تصنیفات کی فہرست میں اس موضوع پر دو کتابیں "" فضائح الاباحیہ" اور "مواھم الباطنیہ" اور بھی ملتی ہیں۔باطنیت کے رد کے لئے درحقیقت اہل سنت کے حلقہ میں ان سے زیادہ موزوں آدمی ملنا مشکل تھا۔وہ فلسفہ وتصوف اور ظاہری علوم اور حقائق ومعارف دونوں کوچوں سے واقف تھے اور باطنیہ کی اسرار فروشی اور ان کی عقلی سازش کا آسانی سے پردہ فاش کر سکتے تھے۔باطنیہ کا بڑا حربہ فلسفہ اور اس کی اصطلاحات تھیں۔اس لئے امام غزالی رحمہ اللہ جیسا جامعہ شخص اور عقلیات کا مبصر ان کی تردید کا کام کرسکتا تھا۔چنانچہ اس کام کو انہوں نے بخوبی انجام دیا اور ان کو علمی طور پر بے وقعت اور بے اثر بنا دیا۔

زندگی اور معاشرت کا اسلامی جائزہ

امام غزالی رحمہ اللہ کا دوسرا اصلاحی کارنامہ زندگی ومعاشرت کا اسلامی جائزہ اور اس کی اصلاح وتجدید کی کوشش تھی، ان کی اس کوشش کا نمونہ اور کامیاب نتیجہ ان کی زندہ جاوید تصنیف "احیاء علوم الدین" ہے۔

"احیاء علوم الدین"

تاریخ اسلام میں جن چند کتابوں نے مسلمانوں کے دل و دماغ اور ان کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر ڈالا ہے، اور جن سے اسلامی حلقے طویل عرصہ تک متاثر رہے ہیں، ان میں "احیاء علوم الدین" کو ممتاز مقام حاصل ہے، حافظ زین الدین العراقی صاحب "الفیہ" (م 806ھ) جنھوں نے احیاء کی احادیث کی تخریج کی ہے، کہتے ہیں کہ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم اسلام کی اعلیٰ ترین تصنیفات سے ہے 1، عبد الغافر فارسی جو کہ امام غزالیؒ کے معاصر اور امام الحرمینؒ کے شاگرد ہیں، کہتے ہیں کہ "احیاء العلوم" کے مثل کوئی کتاب اس سے پہلے تصنیف نہیں ہوئی 2، شیخ محمد گازرونی کا دعویٰ تھا، کہ اگر دنیا کے تمام علوم مٹا دیئے جائیں تو میں "احیاء العلوم" سے ان کو دوبارہ زندہ کر دوں گا 3، حافظ ابن جوزی نے بھی بعض باتوں سے اختلاف کے باوجود اس کتاب کی تاثیر اور مقبولیت کا اعتراف کیا ہے اور اس کا خلاصہ "منہاج القاصدین" کے نام سے لکھا۔

یہ کتاب خاص حالات وکیفیات اور خاص جذبہ کے ساتھ لکھی گئی ہے، بغداد سے انہوں نے طلب حق اور تلاش یقین کا جو سفر شروع کیا تھا، اور جو دس برس کے مجاہدات اور بادیہ پیمائی کے بعد کامیابی پر ختم ہوا، احیاء العلوم اس سفر کی سوغات تھی، جو امام غزالیؒ اہل وطن کے لئے لائے، یہ ان کے قلبی تاثرات، علمی تجربات، اصلاحی خیالات اور وجدانی کیفیات کا آئینہ ہے.

مولانا شبلی نعمانی نے "الغزالی" میں لکھا ہے

بغداد میں ان کو تحقیق حق کا شوق پیدا ہوا، تمام مذاہب کو چھانا کسی سے تسلی نہیں ہوئی آخر تصوف کی طرف رخ کیا، لیکن وہ قال کی چیز نہ تھی، بلکہ سرتاپا حال کا کام تھا اور اس کا پہلا زینہ اصلاح باطن اور تزکیہ نفس تھا، امام صاحب کے مشاغل اس کیفیت کے بالکل سد راہ تھے، قبول عام و نام وری، جاہ ومنزلت، مناظرات ومجادلات اور پھر تزکیہ نفس

شتان بینھما ع

ایں رہ کہ می روی تو بمنزل نمی رود

آخر سب چھوڑ چھاڑ ایک کملی پہن بغداد سے نکلے اور دشت پیمائی شروع کی سخت مجاہدات اور ریاضات کے بعد بزم راز تک رسائی پائی، یہاں پہنچ کر ممکن تھا کہ اپنی حالت میں مست ہو کر تمام عالم سے بےخبر بن جاتے لیکن ع: بیاد آء حریفاں بادہ پیمارا کے لحاظ سے افادۂ عام پر نظر پڑی دیکھا تو آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے، امیر وغریب، عام وخاص، عالم وجاہل، رند وزاہد سب کے اخلاق تباہ ہو چکے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں، عملاء جو دلیل راہ بن سکتے تھے، طلب جاہ میں مصروف ہیں، وہ یہ دیکھ کر ضبط نہ کر سکے اور اس حالت میں یہ کتاب لکھی، دیباچہ میں خود لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مرض نے تمام عالم کو چھالیا ہے اور سعادتِ اُخروی کی راہیں بند ہو گئی ہیں، علماء جو دلیل راہ تھے، زمانہ ان سے خالی ہوتا جاتا ہے، جو رہ گئے ہیں، وہ نام کے عالم ہیں، جن کو ذاتی اغراض نے اپنا گرویدہ بنالیا ہے، اور جنہوں نے تمام عالم کو یقین دلایا ہے کہ علم صرف تین چیزوں کا نام ہے، مناظرہ (جو فخر ونمود کا ذریعہ ہے)، وعظ (جس میں عوام کی دلفریبی کے لئے رنگین اور مسجّع فقرے استعمال کئے جاتے ہیں) فتویٰ (جو مقدمات کے فیصل کرنے کا ذریعہ ہے)، باقی آخرت کا علم تو وہ تمام عالم سے ناپید ہو گیا ہے، اور لوگ اس کو بھول بھلا چکے، یہ دیکھ کر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور مہر سکوت ٹوٹ گئی۔"

(جاری.....)

کیا تاریخ غیر اسلامی علم ہے؟

مولانا اسماعیل ریحان صاحب

تاریخ کیا ہے؟ کیا تاریخ غیر اسلامی علم ہے؟ تاریخ لکھنا اور پڑھنا خلافِ اسلام ہے؟ کیا تاریخ ایسی چند کتب کا نام ہے جو کسی رومی یا فارسی مصنف نے لکھی؟ کیا تاریخ کا اطلاق تاریخ الرسل والملوک، البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن خلدون اور اکبر شاہ نجیب آبادی کی تاریخِ اسلام پر ہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے، تو ماننا پڑے گا کہ یہ سوچ بہت ہی سطحی ہے۔

تاریخ گزشتہ واقعات وحالات کا نام ہے۔ تاریخ ہر قوم کا اجتماعی حافظہ ہے۔ جب یہ حافظہ نہ رہے تو پھر قوم کی وہی حالت ہوتی ہے جو حافظے سے محروم کسی بھی مریض کی۔

تاریخ جادو اور کالے علم جیسا کوئی گھناؤنا علم نہیں۔ ایک شریف، مفید اور معزز علم ہے جس کی ترغیب خود اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیائے کرام کو بھی دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے متعلق تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

''اور یاد دلاؤ ان کو دن اللہ کے'' {سورۃ ابراہیم:۵}

مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس سے مراد بنی اسرائیل کی تاریخ کے وہ گزشتہ بڑے بڑے واقعات ہیں جن میں انہیں اللہ کی مدد ونصرت سے فتح یا کوئی اور نعمت ملی یا جن میں وہ شکست یا عذاب سے دوچار ہوئے۔

اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہوتا ہی:

''اور پیغمبروں کے وہ سب حالات جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں، ان سے ہم تمہارے دل کو مضبوط رکھتے ہیں۔'' (سورۃ ہود ۱۲۰)

قرآن مجید کی درجنوں سورتیں امم ماضیہ کے قصوں کو بیان کرتی ہیں تاکہ ان کے انجامِ بد سے عبرت پکڑی جائے۔ امت مسلمہ کو سمجھایا جاتا ہے:

''بے شک ان لوگوں کے قصوں میں عقل والوں کے لیے عبرت کا سامان ہے۔'' (سورۃ یوسف ۱۱۱)

ہمارے نزدیک فن تاریخ کے اصل بانی اہلِ فارس وروم اور یونانی نہیں جن کے پاس چند رزمیہ داستانوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہماری تاریخ کے بانی خود حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور محدثین ہیں۔ کس طرح؟

تاریخ نام ہے گزشتہ اہم حالات وواقعات کا۔ (چاہے فتح کے ہوں یا شکست کے، نعمت کے ہوں چاہے عذاب کے۔ اچھے ہوں یا برے۔ ان سے حوصلہ ملے یا عبرت حاصل ہو۔)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ دور کیا تھا۔ از آدم علیہ السلام تا بنو ہاشم۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث دیکھ لیجئے۔ ایک پورا ذخیرہ مل جائے گا ان احوال کا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پیغمبروں کے بزبانِ خود بیان کیے۔ نعوذ باللہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت آدم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو تو کوئی شوق نہ تھا اپنی شہرت کا، اپنے کارناموں کو دنیا تک پہنچانے کا، پھر یہ واقعات کیوں نقل کیے جاتے رہے۔

یہی نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ غیر اقوام کے برے لوگوں کے حالات بھی بیان کیے۔ عام لوگوں کے واقعات بھی نقل کیے۔ بنی اسرائیل کے اندھے، گنجے اور کوڑھی کا واقعہ تو بچہ بچہ جانتا ہے۔ یہ کسی یہودی، فارسی، رومی یا یونانی نے نقل نہیں کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے۔ کوئی تو وجہ ہوگی اس کی۔ ظاہر ہے گزشتہ امت کا کوئی واقعہ چاہے انبیائے کرام کا کیوں نہ ہو، تشریعی طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی حیثیت تاریخی ہی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی تاریخی واقعات بلکہ زمانہ جاہلیت کے واقعات بھی سنا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سناتے تھے اور آپ مسکراتے رہتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

صحابہ کرام کے زمانے تک کی تاریخ یعنی گزشتہ حالات کیا تھے؟ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری مبارک زندگی کا اضافہ ہو چکا تھا۔ جس کا غالب حصہ تشریعی تھا۔ مگر اسی میں ایک حصہ ایسا ہے جو سیرت سے تعلق رکھتا ہے۔ بخاری ومسلم کی ''کتاب المغازی'' دیکھ لیں جس کا موضوع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات تاریخی ترتیب سے بیان کرنا ہے۔

پھر انہی صحابہ کرام کے دور میں تاریخی تقویم تیار ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں جب فتوحات پر فتوحات ہوئیں تو مدینہ منورہ کے مرکزی دفتر اور صوبوں کے ذیلی دفاتر میں مراسلوں اور دستاویزات کا انبار لگ گیا۔ یہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا کہ کون سی تحریر کس تاریخ کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خط آیا جس پر صرف شعبان لکھا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ کیسے معلوم ہوگا کہ یہ کونسے سال کا شعبان ہے۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا: لوگوں کے لیے کوئی وقت مقرر کر دو، جس سے وہ تاریخ شمار کیا کریں۔ بعض نے کہا: اہل روم کی تاریخ اختیار کر لی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی تاریخ کا شمار بہت طویل ہے، وہ سکندر کے دور سے شمار کرتے ہیں۔ کسی نے کہا: اہل فارس کی تاریخ اختیار کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ان کے ہاں ہر بادشاہ کی تخت نشینی پر تاریخ نئے سرے سے شروع ہوتی ہے۔ آخر یہ طے پایا کہ اپنی الگ تقویم رکھی جائے۔ اب سوال اُٹھا کہ کب سے؟ تین آراء سامنے آئیں، حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے...... ہجرت سے ...... وفات سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا: ''ہجرت سے تقویم کا آغاز کیا جائے کیونکہ اسی سے حق و باطل کے درمیان فرق ہوا۔'' جب صحابہ کرام کی مشاورت میں یہ فیصلہ ہو گیا کہ اسلامی تاریخ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجرت سے شروع کیا جائے گا تو اگلا سوال یہ پیدا ہوا کہ کس ماہ سے؟...... چونکہ ہجرت ربیع الاول میں ہوئی تھی اس لیے بعض کی رائے اسی مہینے کو ہجری سال کا آغاز قرار دینے کی تھی۔ بعض نے ماہ رمضان کی فضیلت کی بناء پر اس کا مشورہ دیا مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''محرم سے تقویم شروع کی جائے کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ یہی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس میں لوگ حج سے لوٹتے ہیں۔'' ان کی رائے کو سب نے بہتر سمجھا اور فیصلہ ہو گیا کہ سال ہجری محرم سے شروع ہوگا۔ یہ واقعہ سن ۱۷ یا ۱۸ ہجری کا ہے۔ یہ ہجری تقویم کا آغاز تھا جو اسلامی تاریخ نگاری کا بنیادی پیمانہ ہے۔

صحابہ کرام خود بھی تاریخی واقعات شوق سے سنتے تھے۔ تاریخی روایات سننے اور نقل کرنے کا ذوق عام کرنے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام نمایاں ہے جن کے ہاں روزانہ عشاء کے بعد تاریخی واقعات کی ایک مجلس لگتی تھی۔ اب آئے تابعین کرام، ان کے دور تک صحابہ کرام گزر کر تاریخ کا حصہ بن چکے تھے۔ ان کے حالات نقل اور جمع کرنا بھی اُمت نے اہم سمجھا۔ یہ بھی تاریخ کا حصہ بن گیا۔ اسی طرح تابعین کے حالات تبع تابعین نے جمع کیے اور ان کے حالات بعد والوں نے۔ اس طرح اس تاریخی مواد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور پھر اسی مواد کو الگ الگ شکلوں میں مرتب کیا جاتا رہا اور مختلف تاریخی کتب سامنے آتی رہیں۔

تاریخ کے بارے میں یہ وضاحت اس لیے کرنا ضروری ہوئی کہ محترم اوریا مقبول جان صاحب ایک بار پھر حدود وقیود سے بہت آگے بڑھ کر یہاں تک فرما گئے ہیں کہ

''اسلامی تاریخ کا حال دنیا بھر کی تواریخ سے کہیں زیادہ خراب ہے۔''

جناب کا یہ دعویٰ تین غلط فہمیوں کی بنیاد پر قائم ہے۔ پہلی غلط فہمی یہ کہ تاریخ کے راویوں اور رجال پر کوئی کام نہیں کیا گیا۔ صرف حدیث کے راویوں پر یہ کام ہوا ہے۔

دوسری غلط فہمی موصوف کو یہ ہوئی ہے کہ تاریخ کی کتب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ڈیڑھ سو سال بعد منظر عام پر آئیں جبکہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی مرتب ہو گئی تھی۔ سو ڈیڑھ سو سال بعد والے سیرت نگاروں اور مؤرخین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے حالات بچشم خود نہیں دیکھے تھے۔ اس لیے انہوں نے جو کچھ لکھا، وہ قصے کہانیاں ہیں۔ حدیث دورِ نبوت ہی میں لکھ لی گئی تھی۔ اس لیے وہ معتبر ہے۔

تیسری غلط فہمی یہ ہے کہ حدیث پر کام کرنے والی جماعت علماء کی تھی جو بڑی دیانت دار تھی، دین کو محفوظ کرنا چاہتی تھی۔ تاریخ وسیرت کا کام کرنے والی جماعت درباری منشیوں کی تھی جو بالکل الگ تھی، بددیانت اور خائن تھی اور اس کا مقصد اسلام کو نہیں، اپنی برادری، قبیلے، نسل یا اپنے بادشاہ کو خوش کرنا تھا۔

موصوف کی تینوں غلط فہمیاں اسلامی علوم سے حد درجہ ناواقفیت پر مبنی ہیں اور افسوس ناک حد تک خود رائی کا شاخسانہ ہیں۔ یہ خوابِ پریشاں ہیں جو موصوف نے کسی اور عالَم کی سیر کرتے ہوئے دیکھے ہیں۔ حقیقت کی دنیا سے ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں۔

پہلی غلط فہمی موصوف کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ فرماتے ہیں: ''احادیث کے بارے میں علماء نے کمالِ احتیاط برتی۔ ایک ایک راوی کے کردار، اخلاق اور ایمان کو زیرِ بحث لائے۔''

مگر اگلے ہی سانس میں فرماتے ہیں: ''تاریخ کا معاملہ اس کے بالکل برعکس رہا۔''

موصوف کی یہ بات حقائق کے برعکس ہے۔ جس طرح حدیث کے راویوں کے ایمان، عقیدے، امانت ودیانت یا کذب وضعف کے حالات محفوظ ہیں اسی طرح چوتھی پانچویں صدی ہجری تک کے تاریخی راویوں کے حالات بھی حرف بحرف محفوظ ہیں۔ اسماء الرجال کی کتب میں یہ شرط ہے ہی نہیں کہ اس میں راویانِ حدیث کے حالات جمع کیے جائیں گے، تاریخی راویوں کے نہیں۔ علم اسماء الرجال کا کام مسلمانوں میں منقول ہونے والی روایات کے ہر ہر راوی کے حالات کو محفوظ کرنا ہے۔ اس سے کوئی غرض نہیں کہ کس نے روایات سنائی ہیں اور کس موضوع پر۔ عقائد پر، تفسیر پر، سیرت پر، سنت پر، فضائل ومناقب پر یا تاریخ پر۔ مقصد صرف ہر اس شخص کے حالات محفوظ کرنا ہے جس کا کسی سلسلہ سند میں نام آیا ہے۔ پس جس طرح حدیث کے راویوں کے حالات کی تحقیق کی جاتی رہی ہے، تاریخ کا بھی کوئی راوی علمائے جرح وتعدیل کی زد سے باہر نہیں رہا۔ اور جس طرح حدیث کے راویوں میں ضعیف اور ثقہ موجود ہیں اور علم رجال کے ذریعے ان کی تحقیق کی جاتی ہے اسی طرح راویانِ تاریخ وسیرت کی بھی تحقیق کی جاتی رہی ہے۔

موصوف کی دوسری غلط فہمی (کہ کتبِ حدیث بہت پہلے لکھ لی گئیں اور کتبِ تاریخ بہت بعد میں) اس سے عیاں ہے کہ وہ سنت کے ذخیرے کے متعلق فرماتے ہیں: ''یہ ذخیرہ خود رسولِ برحق ﷺ کی زندگی ہی میں مرتب ہونا شروع ہو گیا تھا، جس کی مثال صحیفہ ہمام بن منبہ ہے۔''

پھر بزعمِ خود نادر انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''لیکن تاریخ کی پہلی کتاب سیرت النبی پر ابن اسحٰق کی سیرت ہے جو آپ ﷺ کے وصال کے سو سال بعد لکھی گئی۔''

یہ ارشادات بھی جہالت کا نادر نمونہ ہیں۔ کیونکہ اس حقیقت پر اُمت تواتر کے ساتھ یقین رکھتی ہے کہ پہلی صدی ہجری سے دوسری صدی ہجری کے وسط تک اسلامی علوم کی حفاظت کا اصل دار ومدار حافظے اور سلسلہ اسناد پر تھا۔ جزوی طور پر روایات کو لکھ لینے کی مثالیں موجود تھیں مگر علم کا انحصار اس پر ہرگز نہیں تھا۔ اسی لیے اس قسم کی املائی صحیفوں کو محفوظ کرنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی اور یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین سمیت کسی صحابی کی کوئی تالیف ہمارے پاس نہیں پہنچی۔ بلکہ ہزاروں تابعین میں سے بھی صرف ایک تابعی ہمام بن منبہ کا صحیفہ ملتا ہے، جو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی فقط ۱۳۸ روایات پر مبنی ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صحیفہ صادقہ کا ذکر ضرور آتا ہے مگر کتابی شکل میں وہ بھی اُمت تک نہیں پہنچا۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایات بھی زبانی سنداً اُمت تک پہنچی ہیں جو کتبِ حدیث میں منقول ہیں۔

اس وضاحت کے بعد اوریا صاحب دیکھیں کہ وہ اپنے بیانات کی روشنی میں کہاں کھڑے ہیں۔ اگر ان کے نزدیک وہی مواد معتبر ہو سکتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے دور میں لکھ لیا گیا ہو اور اسی وقت سے کتابی شکل میں نقل ہوتا چلا آیا ہو تو انہیں چاہیے کہ اپنے اصول کے مطابق صحیفہ ہمام بن منبہ کی ۱۳۸ روایات پر ہی اکتفا فرمائیں۔ مجتہد بن کر وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، قربانی وغیرہ کے تمام مسائل بھی انہی روایات سے اخذ فرمائیں۔ اس تمام ذخیرۂ حدیث کو ناقابل اعتماد سمجھیں جس کا مدار دوسری اور تیسری صدی ہجری تک محض زبانی نقل درنقل پر ہے۔ کیونکہ حدیث کا پہلا کتابی شکل میں مجموعہ یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کتاب الآثار لگ بھگ سوا صدی بعد منظر عام پر آیا ہے۔ اور یہی وہ دور ہے جس میں محمد بن اسحٰق کی سیرت لکھی گئی ہے۔ امام مالک کی مؤطا اس کے بعد منصہ شہود پر آئی ہے۔ صحاحِ ستہ کا تو ذکر ہی کیا جو تیسری صدی ہجری میں مرتب ہوئی ہیں۔ آن محترم کے معیار کے مطابق کیونکہ ان حضرات میں سے کوئی بھی دورِ نبوت یا دورِ صحابہ کا نہیں تھا، اس لیے یہ سارا ذخیرہ قصے کہانیاں شمار ہونا چاہیے۔

لیکن اگر ایسا نہیں بلکہ ڈیڑھ دو صدی بعد سینہ بسینہ اور زبانی نقل ہونے والا غیر تحریری مواد بھی (جس سے صحاحِ ستہ سمیت تمام کتبِ حدیث مرتب ہوئیں) پوری طرح قابل اعتماد ہے تو یہ کہہ کر صرف سیرتِ نبویہ اور تاریخ پر پانی پھیرنے کی کیا تُک ہے کہ

''تاریخ کی پہلی کتاب سیرت النبی پر ابن اسحٰق کی سیرت ہے جو آپ ﷺ کے وصال کے سو سال بعد لکھی گئی۔''

اور ایسے میں جناب کا علمائے اسلام کے متعلق یہ غلط بیانی کرنے کا کیا وزن رہ جاتا ہے کہ

''ان کے ہاں کتبِ تاریخ کا رواج نہ پڑ سکا۔''

بھلا ہمیں بھی تو پتا چلے کہ کس صدی تک رواج نہ پڑنا مراد ہے؟ اگر پہلی صدی مراد ہے تو اس وقت کتب حدیث کا رواج بھی نہیں تھا۔ اگر دوسری صدی مراد ہے تو اس وقت کتبِ تاریخ کا رواج بھی پڑ چکا تھا، امام بخاری نے ابھی صحیح بخاری مرتب نہیں کی تھی کہ اس سے بہت پہلے ان کے استاد امام خلیفہ بن خیاط ''نیت باندھ کر'' پہلی باقاعدہ سنہ وار اسلامی تاریخ لکھ چکے تھے جو آج بھی ہر کتب خانے میں موجود ہے۔

تاریخی روایات کا نہایت منضبط ماخذ طبقات ابن سعد جو آٹھ جلدوں میں ہے، وہ بھی بخاری ومسلم سے پہلے مشہور ہو چکا تھا۔ ان مثالوں کے ہوتے ہوئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں کتبِ تاریخ کا رواج نہیں پڑ سکا۔